MON.10.Feb.2025
VOLUME:20 NO:37
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر 10 / فروری 2025
جلد:20 شمارہ: 37
11 / شعبان المعظم 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

منی پور: این بیرین سنگھ کا وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ

امت شاہ سے ملاقات کے بعد فیصلہ

نئی دہلی: منی پور کے وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ نے اتوار کے روز اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے یہ فیصلہ نئی دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کے بعد کیا۔ سنگھ نے اپنا استعفیٰ راج بھون میں گورنر اجے کمار بھلاّ کو پیش کیا۔ اس موقع پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ سمبت پاترا، ریاستی وزرا اور متعدد ارکان اسمبلی بھی موجود تھے۔ گزشتہ برس ریاست میں ہونے والے نسلی تشدد کے سبب این بیرین سنگھ کو شدید دباؤ کا سامنا تھا۔ نومبر 2023 میں جیریبام میں تین خواتین اور ان کے بچوں کے قتل کے بعد حالات مزید خراب ہو گئے تھے۔ اس دوران قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی اتحادی جماعت نیشنل پیپلز پارٹی (این پی پی) نے حکومت سے اپنی حمایت واپس لے لی اور قیادت میں تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ منی پور میں تشدد کا آغاز 3 مئی 2023 کو ہوا تھا جب میتئی برادری کو درج فہرست قبائل میں شامل کرنے کے منی پور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف آدیواسی طلبہ یونین (اے ٹی ایس یو ایم) نے احتجاجی ریلی نکالی۔ اس کے بعد سے ریاست میں کشیدگی برقرار ہے۔ اب تک 200 سے زائد افراد جان سے جا چکے ہیں جبکہ ہزاروں بے گھر ہو چکے ہیں۔ حالات پر قابو پانے کے لیے مرکز کو نیم فوجی دستے تعینات کرنا پڑے۔ گزشتہ سال کے آخر میں این بیرین سنگھ نے عوام سے معافی مانگی تھی اور اعتراف کیا تھا کہ سال 2023 ریاست کے لیے مشکل ترین ثابت ہوا۔ انہوں نے امید ظاہر کی تھی کہ 2025 میں منی پور میں حالات معمول پر آ جائیں گے۔ تاہم، بڑھتے دباؤ اور سیاسی ہلچل کے باعث انہیں بالآخر اپنے عہدے سے سبکدوش ہونا پڑا۔

منی پور تشدد: 20 مہینے، 200 سے زائد ہلاکتیں، ہزاروں بے گھر، 3 مئی کے واقعے سے وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ کے استعفے تک

نئی دہلی: منی پور کے وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ نے آخر کار اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ وہ گزشتہ 20 مہینوں سے جاری تشدد کے دوران دباؤ میں تھے، کیونکہ ریاست میں میتئی اور کُکی برادریوں کے درمیان جھڑپوں میں 200 سے زائد افراد ہلاک اور ہزاروں بے گھر ہو چکے تھے۔ خیال رہے کہ منی پور میں میتئی برادری طویل عرصے سے خود کو درج فہرست قبائل (ایس ٹی) میں شامل کرنے کا مطالبہ کر رہی تھی تا کہ پہاڑی علاقوں میں زمین خرید سکے، جہاں زیادہ تر کُوکی اور دیگر قبائل رہتے ہیں۔ اس مطالبے کی سخت مخالفت کی جا رہی تھی، جس کی وجہ سے 3 مئی 2023 کو ریاست میں تشدد بھڑک اٹھا۔

تشدد کی ابتدا اور اہم واقعات:

- 28 اپریل 2023: ریاستی حکومت کی جانب سے محفوظ جنگلات پر سروے اور بستیوں کے انہدام کے خلاف قبائلی برادریوں نے مکمل بند کا اعلان کیا۔
- 3 مئی 2023: میتئی برادری کو ایس ٹی درجے میں شامل کرنے کے خلاف قبائلی طلبہ تنظیم کی قیادت میں بڑے پیمانے پر مظاہرے ہوئے، جو بعد میں پرتشدد جھڑپوں میں بدل گئے۔
- 4 مئی 2023: حکومت نے حالات کو قابو میں رکھنے کے لیے گولی مارنے کے احکامات جاری کیے اور فوج کو طلب کیا۔
- جولائی 2023: ایک ویڈیو وائرل ہوا، جس میں دو کُکی خواتین کو برہنہ کر کے پریڈ کرایا گیا، جس پر ملک بھر میں شدید احتجاج ہوا۔
- دسمبر 2024: بیرین سنگھ نے ریاست میں ہونے والی ہلاکتوں پر عوام سے معافی مانگی۔
- 9 فروری 2025: انہوں نے بالآخر وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

اس تشدد نے نہ صرف ریاستی بلکہ قومی سطح پر بھی بڑے سیاسی اور سماجی اثرات مرتب کیے۔ مرکز کی مداخلت کے باوجود امن قائم نہیں ہو سکا۔ آخر کار، وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ نے استعفیٰ دے دیا، لیکن حالات کو مکمل طور پر معمول پر آنے میں مزید وقت لگ سکتا ہے۔

چھتیس گڑھ: سیکورٹی فورسز نے 14 مہینوں میں 274 نکسلیوں کو کیا ہلاک

بیجاپور: چھتیس گڑھ کے بیجاپور میں اتوار (9 فروری) کو ہوئے تصادم میں سیکورٹی فورسز نے 31 نکسلیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ تصادم بیجاپور کے نیشنل پارک ایریا کمیٹی علاقے جنگل میں ڈی آر جی، ایس ٹی ایف اور بستر فائٹر کی مشترکہ ٹیم اور نکسلیوں کے درمیان ہوا۔ سیکورٹی فورسز نے جائے وقوع سے بڑی مقدار میں اے کے-47، ایس ایل آر، انساس رائفل، بی جی ایل لانچر سمیت دھماکہ خیز مواد برآمد کیے۔ واضح ہو کہ نکسلیوں سے ہوئے تصادم میں 2 فوجی جوان بھی شہید ہوئے ہیں جب کہ دیگر 2 زخمی ہوئے ہیں جنہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دونوں زخمی فوجی اب خطرے سے باہر ہیں۔ چھتیس گڑھ کے بیجاپور میں رواں سال نکسلیوں کے خلاف 4 بڑے تصادم ہوئے ہیں۔ پہلے تصادم میں 5، دوسرے میں 12، تیسرے میں 8 اور چوتھے میں 31 نکسلیوں کو ہلاک کیا گیا۔ جب کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ دعویٰ کر چکے ہیں کہ 31 مارچ 2026 تک پورے ملک سے نکسلیوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ گزشتہ 14 مہینوں کی بات کی جائے تو چھتیس گڑھ میں سیکورٹی فورسز نے 274 نکسلیوں کو تصادم میں ہلاک کیا ہے۔ وہیں اس دوران 1166 نکسلیوں کو گرفتار کیا گیا تو 969 نکسلیوں نے خود سپردگی کی۔ 2025 میں اب تک 81 نکسلیوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے جس میں سے 65 کا تعلق بستر ڈویژن سے تھا جس میں بیجاپور سمیت 7 اضلاع شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق گزشتہ سال چھتیس گڑھ میں الگ الگ تصادم میں سیکورٹی فورسز نے 219 نکسلیوں کو مار گرایا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ بستر رینج کے انسپکٹر جنرل آف پولیس سندر راج پی کے مطابق تصادم اس وقت شروع ہوا جب مختلف سیکورٹی فورسز کی ایک مشترکہ ٹیم نکسل مخالف آپریشن پر نکل رہی تھی۔ چھتیس گڑھ کے نکسل متاثرہ علاقوں میں سیکورٹی فورسز کی کارروائیاں جاری ہیں۔

روہنگیا پناہ گزینوں کو اسکولوں میں داخلہ اور اسپتالوں میں علاج کی عرضی پر سپریم کورٹ آج سماعت کرے گی

نئی دہلی: 9 / فروری (ایجنسیز) قومی راجدھانی دہلی میں رہ رہے روہنگیا پناہ گزینوں کو سرکاری اسکولوں اور اسپتالوں تک رسائی دیے جانے کے حوالے سے ایک عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی گئی ہے۔ ایک این جی او کی جانب سے داخل کی گئی مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) میں سپریم کورٹ سے مرکزی اور دہلی حکومت کو ہدایت جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ اس عرضی پر پیر (10 فروری) کو سماعت کرے گی۔ سپریم کورٹ کے جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ اس معاملے کی سماعت کرے گی۔ اس سے قبل 31 جنوری کو عدالت نے این جی او 'روہنگیا ہیومن رائٹس انیشی ایٹو' سے یہ واضح کرنے کو کہا تھا کہ دہلی میں روہنگیا پناہ گزین کن کن مقامات پر رہتے ہیں اور انہیں کون کون سی سہولیات مل رہی ہیں۔ علاوہ ازیں عدالت نے این جی او سے حلف نامہ داخل کرنے کو کہا۔ عدالت عظمیٰ نے سینئر وکیل گونسا لوس سے حلف نامہ داخل کر روہنگیا پناہ گزینوں کے ٹھکانوں کی تفصیلات فراہم کرنے کو کہا تھا۔ گونسا لوس نے بتایا کہ ''پناہ گزینوں کو سرکاری اسکولوں اور اسپتالوں تک پہنچ نہیں مل رہی کیونکہ ان کے پاس آدھار کارڈ نہیں ہیں۔ وہ پناہ گزین ہیں اور ان کے پاس یو این ایچ سی آر (اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے پناہ گزین) کا کارڈ ہے۔ اس لیے وہ آدھار کرڈ نہیں بنوا سکتے لیکن آدھار کارڈ کے بغیر انہیں سرکاری اسکولوں اور اسپتالوں میں داخلے سے منع کیا جا رہا ہے۔'' گونسا لوس کے مطابق دہلی میں روہنگیا پناہ گزین شاہین باغ، کالندی کنج اور کھجوری میں رہتے ہیں۔ شاہین باغ اور کالندی کنج میں جھگی بستیوں میں بسے ہوئے ہیں اور کھجوری خاص میں کرائے کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ این جی او نے عدالت سے درخواست کی کہ تمام روہنگیا بچوں کو سرکاری اسکولوں میں مفت داخلہ فراہم کیا جائے، خواہ ان کے پاس آدھار کارڈ نہ ہوں۔ عرضی میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ روہنگیا پناہ گزینوں کو سرکاری اسپتالوں میں مفت علاج، انتیو دیا انا یوجنا (اے اے وائی) کے تحت سستی قیمتوں پر اناج اور فوڈ سیکورٹی ایکٹ کے تحت دیگر شہریوں کی طرح فوائد فراہم کیے جائیں۔ قابل ذکر ہے کہ سماعت کے دوران عدالت عظمیٰ نے کہا کہ چونکہ عرضی دہلی میں روہنگیا پناہ گزینوں سے متعلق ہے اور این جی او نے دہلی حکومت کی پالیسیوں کو چیلنج کیا ہے اس لیے اس معاملے میں پہلے ہائی کورٹ سے سے رجوع کرنا مناسب ہوگا۔ حالانکہ گونسا لوس نے کہا کہ حکومت نے دیگر معاملوں میں یہ قبول کیا ہے کہ روہنگیا پناہ گزینوں کو سرکاری اسکولوں اور اسپتالوں میں جانے کا حق ہے۔ اب سپریم کورٹ کل اہم معاملے پر سماعت کرے گی اور طے کرے گی کہ روہنگیا پناہ گزینوں کو سرکاری سہولیات کا فائدہ ملے گا یا نہیں۔

اروند کیجریوال کی پارٹی کو دہلی میں کیوں کرنا پڑا شکست کا سامنا؟

یوگیندر یادو نے بتائی کئی اہم وجوہات

نئی دہلی: دہلی اسمبلی انتخاب میں شکست کے بعد ایک طرف جہاں عام آدمی پارٹی خود احتسابی میں مشغول ہے۔ وہیں دوسری جانب اروند کیجریوال کے پرانے ساتھیوں میں سے ایک یوگیندر یادو نے بھی عآپ کی شکست کی کچھ وجوہات بتائی ہیں۔ یوگیندر یادو نے کہا کہ 2020 کے انتخاب کے بعد دہلی کے عوام کو کچھ نیا نہیں ملا صرف مفت بجلی اور بس ٹکٹ پر بات ہوتی رہی۔ 'دی ریڈ مائک' سے بات چیت کے دوران یوگیندر یادو نے کہا کہ ''عام آدمی پارٹی نے اخلاقیات اور متبادل والی بات تو چھوڑ دی۔ گڈ گورننس کو پکڑا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دہلی کے اسکولوں اور محلہ کلنک میں بہت بہتری آئی۔ اس پر ان کو اشتہار بھی کرنا آتا تھا۔ اس پر کیا الزام دیں۔'' یوگیندر یادو نے آگے کہا کہ ''2020 کے انتخاب میں انہیں عوام کی حمایت حاصل ہوئی یہ ان کی کامیابی تھی۔ انہیں اس کا فائدہ بھی ملا۔ اس کے بعد سے کل ملا کر مفت بجلی اور خواتین کو دی گئی بس ٹکٹ کے اوپر ہی بات چل رہی تھی۔ نئی چیز نہیں ہو رہی تھی۔ ایسا نہیں ہو رہا تھا کہ دہلی کے عوام کو محسوس ہو کہ دہلی کا چہرہ بدل رہا ہے۔ 2022 میں ایم سی ڈی کا انتخاب جیت گیا تو بہانہ ختم ہو گیا۔ عوام نے سوال کیا اور عآپ جواب دینے میں ناکام رہی۔'' عام آدمی پارٹی پر طنز کستے ہوئے یوگیندر یادو نے کہا کہ ''عآپ کی حکمت عملی یہ ہے کہ بی جے پی نے ہندو ووٹ کی سیاست کی ہے۔ ہم بھی بی جے پی ہی کی طرح سیاست کریں گے اور خود کو اس سے زیادہ ہندو ثابت کریں گے۔ جب فسادات ہوں گے تو خاموش رہیں گے اور آنکھ بند کر لیں گے۔ روہنگیا کا مسئلہ آئے گا تو بی جے پی سے بڑا روہنگیا مخالف بن کر دکھائیں گے۔ ایسے میں کیسے کانگریس عآپ کا ساتھ دے گی۔'' علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ ''آج کے اس نتیجہ سے کانگریس اور عآپ کو سبق ملتا ہے کہ وہ بی جے پی کا مقابلہ اس کی پونچھ پکڑ کر نہیں کر سکتے۔ بی جے پی کے نظریے کو دہراتے ہوئے، بی جے پی کے جملے کو قبول کرتے ہوئے، ان کی فرقہ وارانہ سیاست پر یقین کرتے ہوئے اسے شکست نہیں دے سکتے۔''

اکشے کمار کی فلم اسکائی فورس کی کمی ہوگئی

ممبئی: اکشے کمار اور ویر پہاڑیا کی فلم 'اسکائی فورس' ایریل ایکشن کے ساتھ حب الوطنی بھی دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلم کو یوم جمہوریہ کے موقع پر سینما گھروں میں ریلیز کیا گیا تھا۔ فلم نے ایک ہفتہ میں ہی باکس آفس پر 100 کروڑ کی کمائی کر لی تھی۔ حالانکہ اس کے بعد بالی ووڈ سے لے کر ساؤتھ تک یکے بعد دیگرے کئی فلمیں ریلیز ہوئیں جس کی وجہ سے فلم کی کمائی میں کافی کمی آئی ہے۔ اتوار (9 فروری) کو فلم کو ریلیز ہوئے 17 روز ہو چکے ہیں۔ آیئے ذیل میں جانتے ہیں کہ فلم نے اب تک باکس آفس پر کتنی کمائی کی ہے۔ آفیشیل اعداد و شمار کے مطابق فلم نے ابتدائی 10 دنوں میں 50.119 کروڑ روپے کی کمائی کی ہے۔ سانکلنک کے مطابق فلم نے 11 ویں روز 6.1 کروڑ، 12 ویں روز 35.1 کروڑ، 13 ویں روز 5.1 کروڑ، 14 ویں روز 1.1 کروڑ، 15 ویں روز 80 لاکھ اور 16 ویں روز فلم کی کمائی 5.1 کروڑ رہی۔ یعنی کہ فلم نے 16 دنوں میں 32.127 کروڑ روپے کمائے تھے۔ اتوار 30:5 بجے تک کے اعداد و شمار کے مطابق فلم کی کمائی 03.1 کروڑ روپے ہو چکی ہے۔ فلم 'اسکائی فورس' کی اب تک کی کل کمائی 38.128 کروڑ روپے ہو چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار حتمی نہیں ہے ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ ایسے میں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اکشے کمار کی فلم 'اسکائی فورس' اپنا بجٹ نکال پائے گی؟ اکشے کمار کی آخری کامیاب فلم سوریہ ونشی 2021 میں آئی تھی۔ اب جب کہ 'اسکائی فورس' نے 100 کروڑ کا ہندسہ عبور کر لیا ہے تو ایسے میں امید ہے کہ فلم اپنا بجٹ نکال لے گی۔ اگر فلم کے بجٹ کی بات کی جائے تو فلم کا بجٹ 160 کروڑ روپے ہے۔ فلم کو اپنا بجٹ نکالنے کے لیے مزید 30 کروڑ روپے اور باکس آفس سے کمانے ہوں گے۔ حالانکہ فلم نے ابھی تک اپنے بجٹ کا 81 فیصد ہی کمایا ہے۔

ہندوستان نے ون ڈے سیریز جیت لی

کٹک: کٹک کے بارابتی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے دوسرے ون ڈے میں ہندوستانی ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انگلینڈ کو 4 وکٹوں سے شکست دی اور تین میچوں کی سیریز میں 2-0 کی ناقابلِ تسخیر برتری حاصل کر لی۔ اتوار کو کھیلے گئے اس میچ میں انگلینڈ نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 5.49 اوورز میں 304 رنز بنائے۔ جواب میں ہندوستان نے 3.44 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر ہدف حاصل کر لیا۔

کٹک ونڈے میں روہیت شرما کی ریکارڈ سنچری

کٹک میں کھیلے گئے دوسرے ون ڈے میچ میں ہندوستانی بلے باز روہت شرما نے انگلینڈ کے خلاف شاندار سنچری اسکور کرتے ہوئے کئی ریکارڈ توڑ دیے۔ روہت نے 76 گیندوں میں سنچری مکمل کی اور اس کے بعد 90 گیندوں میں 119 رنز کی دھواں دار اننگز کھیلی، جس میں 12 چوکے اور 7 چھکے شامل تھے۔ ان کی اس اننگز نے ہندوستان کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کی۔ جس وقت روہت شرما آوٹ ہوئے ہندوستان کا اسکور 29.4 اوور میں 3 وکٹ کے نقصان پر 220 رن تھا۔ انگلینڈ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ہندوستان کو 305 رنز کا ہدف دیا تھا، جس کے جواب میں روہت اور ان کے اوپننگ ساتھی شبھمن گل نے شاندار آغاز فراہم کیا۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان 136 رنز کی پارٹنرشپ ہوئی۔ شبھمن گل نے 52 گیندوں پر 60 رنز بنائے، جس میں 9 چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ روہت شرما کے ون ڈے کیریئر کی یہ 32 ویں سنچری تھی اور یہ ان کے کیریئر کی دوسری سب سے تیز سنچری ثابت ہوئی۔ ان کی سب سے تیز سنچری 2023 میں افغانستان کے خلاف دہلی میں بنی تھی، جب انہوں نے محض 63 گیندوں میں سنچری مکمل کی تھی۔ اس کے علاوہ، 2018 میں ناٹنگھم میں انگلینڈ کے خلاف 82 گیندوں میں اور اسی سال گواہاٹی میں ویسٹ انڈیز کے خلاف 84 گیندوں میں بھی سنچری بنائی تھی۔ روہت نے اپنی سنچری چھکا مار کر مکمل کی اور میچ میں چھکوں کی بارش کر دی۔ ان کی اس اننگز نے ہندوستان کے لیے فتح کی راہ ہموار کی۔

روہت شرما کے اب تک کے تیز ترین ون ڈے سنچریوں کی فہرست درج ذیل ہے:

1. 63 گیندیں - بمقابلہ افغانستان، دہلی 2023
2. 76 گیندیں - بمقابلہ انگلینڈ، کٹک 2025
3. 82 گیندیں - بمقابلہ انگلینڈ، ناٹنگھم 2018
4. 82 گیندیں - بمقابلہ نیوزی لینڈ، اندور 2023
5. 84 گیندیں - بمقابلہ ویسٹ انڈیز، گواہاٹی 2018

اس کارکردگی کے بعد ہندوستانی ٹیم کے حوصلے بلند ہو چکے ہیں اور وہ سیریز میں مزید مضبوط پوزیشن میں آ گئی ہے۔

دہلی اسمبلی انتخابات: بی جے پی کی جیت پر منوج جھا کا ردعمل، 'اب ڈبل انجن کی حکومت نہ ہونے کا بہانہ نہیں رہے گا'

نئی دہلی: دہلی میں بی جے پی کی جیت پر سیاسی لیڈران کا ردعمل جاری ہے۔ اسی کڑی میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رکن پارلیمنٹ منوج جھا کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 27 سال بہت طویل عرصہ ہوتا ہے۔ 27 سال بعد بی جے پی دہلی میں اقتدار میں واپس آئی ہے، میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ اب ان کے پاس وہ بہانہ بھی نہیں رہے گا کہ ڈبل انجن والی حکومت نہیں ہے۔ مذکورہ باتیں انہوں نے 'اے این آئی' سے گفتگو کے دوران کہی۔ انڈیا اتحاد کے مستقبل کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں آر جے ڈی لیڈر منوج جھا نے کہا کہ ''انڈیا اتحاد ایک مرکزی خیال تھا، ہم نے اسے مرکز میں متبادل حکومت کے امکانات کے لیے بنایا تھا۔ تب بھی تمام پارٹیوں کو معلوم تھا کہ ریاست میں ہم ایک دوسرے سامنے ہوں گے۔ اس طرح کے اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر پارٹیوں کو لگتا ہے کہ وہ بہتر کارکردگی کے لیے کوآرڈینیشن کر سکتے ہیں تو یہ پہلے سے کرنا ہوگا نہ کہ انتخاب کو دیکھ کر۔'' علاوہ ازیں منوج جھا نے کہا جمنا اور گنگا کے نام پر اس ملک میں سیاست بہت ہو گئی۔ وزیر اعظم نے گنگا کے حوالے سے کئی باتیں بولی ہیں۔ وزیر اعظم کی سیاست میں بھی شارٹ کٹ کے کئی پہلو ہیں۔ آپ کو مینڈیٹ ملا ہے کل کو کہیں مینڈیٹ نہیں ملے گا اس کو آخری انتخاب مان لینا صحیح نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں اندرا گاندھی اور اٹل بہاری واجپئی بھی انتخاب ہار گئے تھے اس لیے یہ جمہوریت ہے۔ اگر آپ عوام کا کام نہیں کرتے ہیں تو آپ کو عرش سے فرش تک کے سفر کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ آر جے ڈی لیڈر نے آگے کہا کہ 2020 میں تمام کوششوں کے بعد بھی ہم (آر جے ڈی) واحد سب سے بڑی پارٹی رہی۔ وزیر اعظم کے حوالے سے منوج جھا نے کہا آیئے بہار آپ کا فیصلہ بہاری کریں گے، کچھ بھی کریے لیکن بہاریوں کو دھوکہ مت دیجیے۔

علاقہ مرہٹواڑہ کی اولین دینی و عصری علمی اقامتی درسگاہ
جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ
کربلا روڈ ناندیڑ مہالجاہ مال ٹیکڑی ناندیڑ۔ مہاراشٹر (الہند)
کا 67 واں سالانہ جلسہ و 10 حفاظ کرام و عالمیت چہارم تکمیل کرنے والے طلباء کی دستار بندی
بتاریخ ۱۲ / شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ، 11 / فروری ۲۰۲۵ء بروز منگل
بمقام دارالعلوم محل جاہ مال ٹیکڑی ناندیڑ، بوقت بعد نماز ظہر تا عصر
زیر صدارت
حضرت مولانا الحاج عبدالرشید صاحب قاسمی قندھاری مدظلہ العالی صدر جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ
مہمانِ خصوصی
نامور عالم دین و مجلس تحفظ ختم نبوت کے قافلہ سالار
حضرت مولانا محمد ارشد علی صاحب قاسمی دامت برکاتہم سکریٹری مجلس ختم نبوت آندھرا و تلنگانہ
مہمانِ خصوصی حضرت مولانا وجیہ الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم مبلغ مجلس ختم نبوت آندھرا و تلنگانہ
زیر نظامت مولانا رشید احمد صاحب قاسمی صدر مدرس جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ
مدعوین خصوصی
مفتی وقایت اللہ صاحب خالد قاسمی ★ مولانا عبدالحمید خان صاحب قاسمی ★ مفتی محمد ایوب صاحب قاسمی ★ قاری محمد اسعد صاحب صمدی
حافظ محمد ہارون صاحب اشاعتی نقشبندی ★ مولانا سعد عبداللہ صاحب ندوی ★ مولانا محمد سرور صاحب قاسمی ★ مولانا عبدالوہاب صاحب بیتی
مفتی محمد خالد شاکر صاحب قاسمی ★ مولانا سید آصف صاحب ندوی ★ مفتی محمد ابراہیم صاحب قاسمی ★ مفتی محمد سلیمان صاحب رحمانی
تمام حضرات سے درخواست ہے کہ جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں
ضیافت قبول فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔
الداعیان: مجلس انتظامی جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ کربلا روڈ و محل جاہ (مال ٹیکڑی) ناندیڑ

دوحہ میں جشن فرحت احساس اور عالمی مشاعرہ 2025

کاروان اردو قطر کے زیر اہتمام کامیاب انعقاد

دوحہ/ 31 جنوری 2025، رات آٹھ بجے کاروان اردو قطر نے ڈی پی ایس ایم آئی ایس آڈیٹوریم، الوکرہ، قطر میں اپنا چھٹا عالمی مشاعرہ منعقد کیا، یہ مشاعرہ جشن فرحت احساس کے نام سے معنون تھا۔ فرحت احساس کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے، وہ مابعد جدید شاعروں میں بہت اہم اور نمایاں ہیں۔ انھوں نے اردو اور فارسی زبانوں کی کلاسیکی شعری روایت کو اپنے زمانے کے مضامین اور اسلوب اظہار سے ہم آمیز کر کے ایک ایسا شعری بیانیہ ترتیب دیا ہے، جس میں کلاسیکی جمالیات کی روشنی سے استفادہ کرتے ہوئے موجودہ دور کی انسانی صورت حال اور اس کے پیچیدہ تجربات کا فنی اظہار ممکن ہوا ہے۔ فرحت احساس کے شعری مضامین میں سیاسی جبر، اقتصادی استحصال، اخلاقی وروحانی زوال اور جمالیاتی نابینائی کا دقیق اور گہرا احاطہ کرنے والا ایک ایسا اسلوب بیان نظر آتا ہے جو بہ یک وقت سہل بھی ہے اور مشکل بھی، البتہ یہی سہولت اور مشکل پسندی انہیں ان کے معاصرین کے درمیان ایک منفرد مقام اور امتیازی شان بھی عطا کرتی ہے۔ فرحت احساس ایک صاحب اسلوب نثر نگار بھی ہیں۔ انھوں نے دہلی سے شائع ہونے والے شمالی ہند کے سب سے بڑے اردو روز نامہ "قومی آواز" سے صحافتی وابستگی کے دوران تقریباً 500 کالم لکھے۔ اس کے علاوہ انھوں نے بہت سے ادبی اور تنقیدی مضامین بھی سپرد قلم کیے ہیں۔ 2003 میں ہندوستان کے سب سے بڑے ادبی ادارہ ساہتیہ اکادمی نے ان کا مجموعہ کلام "میں رونا چاہتا ہوں" شائع کیا تھا۔ 2011 میں ان کی کتاب "شاعری نہیں ہے یہ" منظر عام پر آئی۔ 2017 میں انھوں نے اپنی کتاب "قشقہ کھینچ دیر میں بیٹھا" دیوناگری رسم الخط میں شائع کی۔ فرحت احساس 25 دسمبر 1950 عیسوی کو ہندوستان کے ایک تاریخی شہر بہرائچ (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے گریجویشن کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی سے انگریزی اور اسلامیات کے مضامین میں ایم اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ 1979 میں دہلی سے شائع ہونے والے اردو ہفت روزہ "ہجوم" کے معاون مدیر کے طور پر کام کیا۔ 1987 میں اردو روزنامہ "قومی آواز" سے منسلک ہوئے اور کئی برس تک اس کے سنڈے ایڈیشن کی ادارت کی۔ 1998 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی سے منسلک ہوئے اور وہاں سے شائع ہونے والے دو تحقیقی جرائد "اسلام اینڈ ماڈرن ایج" اور "اسلام اور عصر جدید" کی ادارت سے وابستہ رہے۔ اسی دوران انھوں نے آل انڈیا ریڈیو اور بی بی سی کی اردو سروس سے حالات حاضرہ پر گفتگو اور تجزیے بھی نشر کیے۔ فرحت احساس اپنی نظریاتی وسعت اور تجربات کی انفرادیت کے لیے معروف ہیں۔ اردو، ہندی، برج، اودھی اور دیگر ہندوستانی زبانوں کے علاوہ انگریزی اور مغربی زبانوں کے ادب سے گہری دلچسپی ہے۔ ہندوستانی اور مغربی فلسفہ سے بھی گہرا شغف ہے۔ اس وقت آپ ریختہ فاؤنڈیشن میں چیف ایڈیٹر کے عہدے پر فائز ہیں۔ صاحب جشن جناب فرحت احساس کے علاوہ اس عظیم الشان عالمی مشاعرہ میں ہندوستان سے جناب منصور عثمانی، جناب طاہر فراز، محترمہ سپنا مولچندانی، جناب انل دوبے، اور جناب طارق فیض تشریف لائے تھے، جبکہ پاکستان کی نمائندگی جناب صبا جاوید اور جناب علی زریون نے فرمائی، قطر سے مقامی شعرا کی نمائندگی جناب عتیق انظر، جناب راشد عالم راشد اور جناب زوار حسین زائر کے حصہ میں آئی۔ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے شام سے شروع ہوکر رات ایک بجے تک جاری رہنے والی اس خوبصورت اور باوقار تقریب کی صدارت صاحب جشن جناب فرحت احساس نے فرمائی، تقریب کے مہمان خصوصی قطر کے معروف بزنس مین اور سماجی کارکن جناب ثناء اللہ عبدالرحمن اور مہمان اعزازی اتلیام انفراٹیک کمپنی، انڈیا کے بانی شری راجیش کمار مشرا جی تھے۔ سامعین کی صفوں میں قطر کے اردو دوستوں اور ادب نوازوں کی ایک بڑی تعداد جلوہ افروز تھی جن میں شعرا اور فنکاروں کے علاوہ انڈین کمیونٹی کے کامیاب بزنس مین، سماجی خدمت گار اور ادبی وثقافتی تنظیموں کے عہدیدار اور ذمہ دار بطور خاص تشریف لائے تھے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز جناب محمد فاروق آسامی ندوی نے قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ سے فرمایا، جس کے بعد کاروان اردو قطر کے جنرل سکریٹری جناب راشد عالم راشد کی درخواست پر سبھی حاضرین نے مرحوم حسن عبدالکریم چوگلے کی یاد میں دو منٹ کے لیے خاموش کھڑے ہو کر ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔ اس تعزیتی کارروائی کے بعد کاروان اردو قطر کے چیئرمین، قطر کے معروف بزنس مین اور سماجی خدمت گار جناب عظیم عباس نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، اپنی تقریر میں انہوں نے صاحب جشن، شعرا کرام، مہمانان گرامی، اسپانسرز، اور سامعین کا گرمجوشی سے استقبال کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کی شب ہمارے لیے بے حد اہم، تاریخی اور قیمتی ہے کہ ہمیں فرحت احساس جیسے عظیم شاعر کو روبرو سننے کا موقع ملے گا، عظیم عباس صاحب نے مزید فرمایا کہ اردو شعروادب اور صحافت کے میدانوں میں فرحت احساس کی خدمات بے حد قدر و قیمت کی حامل ہیں جس کا ادراک کرتے ہوئے کاروان اردو قطر نے ان کی خدمت میں حاصل حیات ایوارڈ پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عظیم عباس صاحب نے اپنی تقریر میں مرحوم حسن عبدالکریم چوگلے کو بھی یاد کیا، مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے فرمایا کہ میں نے مرحوم حسن بھائی کے ساتھ ایک عمر گزاری ہے، بزنس، سماجی خدمات اور ادبی وثقافتی سرگرمیوں میں شانہ بہ شانہ ان کے ساتھ کام کیا ہے اور سچ یہ ہے کہ آگے کا سفر ان کے بغیر بہت مشکل نظر آرہا ہے، لیکن تقدیر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہیں، اللہ تعالیٰ مرحوم حسن بھائی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی فیملی کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ بخشے۔ استقبالیہ تقریر کے بعد ڈاکٹر نشاط احمد صدیقی نے صاحب جشن اور صدر مشاعرہ جناب فرحت احساس کی شخصیت اور خدمات کے بارہ میں ایک مختصر تعارف حاضرین کے سامنے پیش کیا جس کے بعد مہمان خصوصی جناب ثناء اللہ کے دست مبارک سے صاحب جشن کی خدمت میں حاصل حیات ایوارڈ اور ایک لاکھ روپے کا چیک پیش کیا گیا۔ بعدازاں کاروان اردو قطر کے جنرل سکریٹری جناب راشد عالم راشد نے صاحب جشن کو اپنے خیالات اور تاثرات کے اظہار کی دعوت دی، صاحب جشن اور صدر مشاعرہ جناب فرحت احساس نے اپنی تاثراتی گفتگو میں کاروان اردو قطر کے چیئرمین، بانی صدر، نائب صدر، سکریٹری جنرل اور کاروان کی پوری انتظامیہ کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس اعزاز کا مستحق تو نہیں ہوں اور جب پہلی بار جناب عتیق انظر نے مجھے اس جشن کے بارے میں بتایا تھا اس وقت بھی میں نے انکار ہی کیا تھا، البتہ رفتہ رفتہ ان کا اصرار میرے انکار پر غالب آگیا اور اس طرح آپ کے سامنے حاضری کا موقع مل رہا ہے۔ جناب فرحت احساس نے مابعد جدید دور میں اور بالخصوص ٹیکنالوجیکل ایڈوانسمنٹ کے بالمقابل شاعری کے فن اور مشاعروں کی تہذیب کو درپیش چیلینجز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہماری نسل کے لوگوں نے شعر کہنا شروع کیا تھا اس وقت شعرا کے درمیان ایک تقسیم بڑی واضح تھی اور وہ یہ تھی کہ عوامی شاعر مشاعروں کے ذریعے اپنے فن اور کلام کی تشہیر کرتے تھے جبکہ غیر عوامی شعرا رسالوں میں چھپتے تھے، لیکن سوشل میڈیا آنے کے بعد یہ تقسیم ختم ہوگئی ہے اور اب مشاعروں کے کم از کم معیار کو باقی رکھنے کے لیے بھی دیگر متبادل تدابیر

سوچنے کی ضرورت ہے، مستقبل قریب میں آرٹیفیشیل انٹیلیجنس کی آمد سے ان چیلینجز کی سنگینی مزید بڑھنے والی ہے۔ صاحب جشن کی نہایت مفید اور پر مغز تقریر کے بعد ان کے ہی دست مبارک سے کاروان کے یادگاری مجلہ کا اجراعمل میں آیا، یہ مجلہ کاروان اردو قطر اور اس کی سرگرمیوں کے مختصر تعارف، صاحب جشن کے گوشے اور مشاعرے میں شامل شعرا کے کلام پر مشتمل ہے۔ یہاں تک تقریب کی کامیاب نظامت کاروان اردو قطر کے جنرل سکریٹری اور دوحہ کے معروف شاعر جناب راشد عالم راشد نے کی، مجلہ کی رسم رونمائی کے بعد انہوں نے کاروان اردو قطر کے بانی صدر جناب عتیق انظر کو مائک پر بلایا تاکہ وہ صدر مشاعرہ اور صاحب جشن کا شکریہ ادا کریں اور نظامت کی مسند ممتاز شاعر اور منفرد ناظم مشاعرہ جناب منصور عثمانی کے حوالہ کریں۔ عتیق انظر صاحب نے جناب منصور عثمانی کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ بات پورے اعتماد اور ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت برصغیر میں جناب منصور عثمانی سے بہتر اور کہنہ مشق ناظم مشاعرہ موجود نہیں ہے، ان کی نظامت، مشاعرے کی کامیابی کی ضمانت ہے، یہ ہماری اور قطر کے باذوق ادب دوستوں کی خوش قسمتی ہے کہ اس مشاعرہ کی نظامت جناب منصور عثمانی فرمائیں گے۔ جناب منصور عثمانی نے نظامت کی مسند سنبھالی اور کاروان اردو قطر کے چیئرمین عظیم عباس، بانی صدر عتیق انظر، نائب صدر شاہد خان، سکریٹری جنرل راشد عالم راشد، اور کاروان کے تمام ارکان وکارکنان کا شکریہ ادا کیا، بطور خاص عتیق انظر صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عتیق انظر صاحب ایک منفرد لب ولہجہ کے معتبر شاعر ہیں، لیکن جب یہ مشاعرہ منعقد ہوتا ہے تو ان کا شاعر پیچھے چلا جاتا ہے اور کاروان کا صدر سامنے آجاتا ہے، اس کے لیے ہم ان کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ناظم مشاعرہ جناب منصور عثمانی نے صاحب جشن اور صدر مشاعرہ جناب فرحت احساس کی تقریر کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ بارہ پندرہ منٹ کی اس تقریر میں موصوف نے فن شاعری، مشاعروں کی تہذیب اور عہد مابعد جدید کے ادبی، فنی اور سماجی چیلینجز کے تعلق سے جو علم ہم تک منتقل کیا وہ بلاشبہ دس بارہ کتابوں کا عطر ہے۔ بعد ازاں ناظم مشاعرہ جناب منصور عثمانی نے مشاعرہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز کیا اور اس شعر کے ساتھ مشاعرہ کے پہلے شاعر "طارق فیض" کو سامعین کے سامنے پیش کیا: فکر غالب حسن میر میری کماں کا پہلا تیر طارق فیض سے شروع ہوکر مشاعرہ کی شمع جب فرحت احساس تک پہونچی تو رات کا ایک بج چکا تھا، قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ تین گھنٹوں کے اس دورانیہ میں گیارہ شاعروں نے اپنا کلام سنایا، ان میں نوخیز شعرا بھی تھے، مبتدی اور متوسط سطح کے شعرا بھی، اور فرحت احساس، جاوید صبا اور منصور عثمانی جیسے بزرگ، کہنہ مشق اور استاد شعرا بھی، لیکن شروع سے آخر تک سامعین کی دلچسپی مشاعرہ میں قائم رہی اور کسی بھی لمحہ ڈائس سے ان کا رابطہ کمزور نہیں ہوا جو کسی بھی کامیاب مشاعرے کے لیے ضروری ہے۔ مشاعرے کی اس تاریخی کامیابی میں جہاں ایک طرف بہت بڑا حصہ ناظم مشاعرہ جناب منصور عثمانی کا رہا، وہیں دوسری طرف دوحہ کے باذوق سامعین کو بھی اس کامیابی کا کریڈٹ دیا جانا چاہیے۔ مندرجہ ذیل سطور میں کچھ منتخب اشعار بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں تاکہ سند رہے اور قارئین بھی کسی حد تک مشاعرے کی اس سحر انگیز فضا کا حصہ بن سکیں۔ فرحت احساس: صحرا کے سنگین سفر میں آب رسانی کم نہ پڑے ساری آنکھیں بھر کر رکھنا دیکھو پانی کم نہ پڑے ذہن مسلسل قصے سوچیں ہونٹھ مسلسل ذکر کریں صبح تلک زندہ رہنا ہے، کہیں کہانی کم نہ پڑے عشق نے سونپا ہے مجھ کو اک صحرا کی تعمیر کا کام اور ہدایت کی ہے ذرہ بھر ویرانی کم نہ پڑے زمیں نے لفظ اگایا نہیں بہت دن سے کچھ آسماں سے بھی آیا نہیں بہت دن سے یہ شہر وہ ہے کہ کوئی خوشی تو کیا دیتا کسی نے دل بھی دکھایا نہیں بہت دن سے ہم اپنی مملکت درد میں اکیلے ہیں ہماری کوئی رعایا نہیں بہت دن سے جاوید صبا: ترا نیاز مند ہوں نیاز کے بغیر بھی دلیل کے بغیر بھی جواز کے بغیر بھی مثال کیا کہ سربسر ترا وجود شاعری کلام کے بغیر بھی بیاض کے بغیر بھی گزر رہی تھی زندگی گزر رہی ہے زندگی نشیب کے بغیر بھی فراز کے بغیر بھی تری نگاہ خود نگر دلوں کو مات کر گئی لڑائی کے بغیر بھی محاذ کے بغیر بھی روا ہے عشق میں روا مگر یہ سجدۂ وفا اذان کے بغیر بھی نماز کے بغیر بھی منصور عثمانی: ہونٹوں پہ سب کے جام کسی دوسرے کا ہے یہ کیسا انتظام ترے میکدے کا ہے میں نے تو زندگی کو ترے نام کر دیا اب مجھ کو انتظار ترے فیصلے کا ہے دیکھے ہے روز تجھ کو نئے رنگ روپ میں کیسا بھلا نصیب ترے آئینے کا ہے طاہر فراز: اب کے برس ہونٹوں سے مرے تشنہ لبی بھی ختم ہوئی تجھ سے ملنے کی اے دریا مجبوری بھی ختم ہوئی کیسا پیار، کہاں کی الفت، عشق کی بات تو جانے دو میرے لیے اب اس کے دل سے ہمدردی بھی ختم ہوئی شجر ہجر ہے تازہ تازہ آنکھوں کی برساتوں سے برگ وصل کی کیا پوچھو ہو اس کی نمی بھی ختم ہوئی شاید زندہ رہنے کے آداب ہیں پیاس اور دربدری میں نے جب ایسے سوچا تو مایوسی بھی ختم ہوئی عتیق انظر: دل کے آنگن میں کوئی یاد ستارہ چمکا میری بے نور سی آنکھوں میں اجالا چمکا شام کے ساتھ یہ دل ڈوب رہا تھا لیکن ایک جھیل کے اس پار کنارا چمکا ہر گلی شہر کی پھولوں سے سجی میرے لیے ہر دریچے میں کوئی چاند سا چہرہ چمکا کتنے تاروں نے لہو نذر کیا ہے اپنا تب کہیں رات کے سینے سے سویرا چمکا علی زریون: پہلے پہل لڑیں گے تمسخر اڑائیں گے جب عشق دیکھ لیں گے تو سر پر بٹھائیں گے تو تو پھر اپنی جان ہے تیرا تو ذکر کیا ہم تیرے دوستوں کے بھی نخرے اٹھائیں گے غالبؔ نے عشق کو جو دماغی خلل کہا چھوڑیں یہ رمز آپ نہیں جان پائیں گے قبلہ کبھی تو تازہ سخن بھی کریں عطا یہ چار پانچ غزلیں ہی کب تک سنائیں گے آگے تو آنے دیجیے رستہ تو چھوڑیے ہم کون ہیں یہ سامنے آکر بتائیں گے سپنا مولچندانی: جب تلک وہ نظر نہیں آتا درد دل کا ابھر نہیں آتا جس کے حصہ میں ہوں سفر نامے اس کے حصہ میں گھر نہیں آتا یہ محبت کی ایک خوبی ہے عیب کوئی نظر نہیں آتا کتنا دشوار ہے سفر میرا جس میں کوئی شجر نہیں آتا زوار حسین زائر: میں نے اس کو اور میرے دل نے سمجھایا مجھے تب کہیں جا کر میاں منطق سمجھ آیا مجھے عشق کا آسیب ہے دیوار کے دونوں طرف اپنے جیسا مل گیا ہے ایک ہمسایہ مجھے کوئی آیا ہی نہیں، آہٹ کہاں سے آئے گی میں نے بتلایا مجھے اور میں نے سمجھایا مجھے راشد عالم راشد: حدیث دل سنانا تھا ٹھہر جاتے تو اچھا تھا ہمارے خواب دل کے بھی سنور جاتے تو اچھا تھا ہم ان کی خامشی کو بس رضامندی سمجھ بیٹھے گزارش پر وہ پہلے ہی مکر جاتے تو اچھا تھا خرد نے دشت کی دشواریوں پر ضوفشانی کی جنوں میں ہم اگر حد سے گزر جاتے تو اچھا تھا طارق فیض: ذہن و دل میں جانے کیا کیا رکھا ہے ان دونوں کو کس نے الجھا رکھا ہے دل رہتا ہے ایسے میرے سینے میں جیسے اس کو زندہ دفنا رکھا ہے میں نے تیری یادوں کو زندہ رکھا اور یادوں نے مجھ کو زندہ رکھا ہے

ڈاکٹر نشاط صدیقی

اگر آپ رات کو سو نہ سکیں تو کیا نہیں کرنا چاہیے؟

کیا آپ کے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ آدھی رات کو اچانک جاگ جائیں اور پھر دوبارہ سو نہ پائیں؟ بے خوابی یا انسومنیا ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہم میں سے بہت سے لوگوں کو اپنی زندگی کے کسی نہ کسی مرحلے پر متاثر کر سکتا ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کے لیے نیند نہ آنے کی یہ کیفیت مختصر مدت سے آگے بڑھ جاتی ہے اور کچھ زیادہ سنگین ہو جاتی ہے۔ بہت سے عوامل ہیں جو اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ ہمیں بے خوابی کیوں ہوتی ہے؟ کب مدد لینی ہے؟ اور کیسے عمر بڑھنے، رات کو پیشاب کی حاجت، مینوپاز، یا شفٹوں میں کام کرنے جیسے عوامل اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بی بی سی انسائیڈ ہیلتھ کی ٹیم نے ماہرین کا ایک پینل اکٹھا کیا جنھوں نے کچھ حیران کن مشورے بھی دیے۔

ماہرین کی اہم تجاویز: سسیکس یونیورسٹی میں نفسیات کے لیکچرر ڈاکٹر فیتھ آرچرڈ کے مطابق 'ایسا عام طور پر تب ہوتا ہے جب میرا دماغ الجھا ہوا ہو اور میں حد سے زیادہ سوچوں۔ لہٰذا میں ایک کتاب اٹھاتا ہوں اور اس وقت تک پڑھتا ہوں جب تک کہ میں تھوڑا سا پُرسکون نہیں ہو جاتا۔'

برٹش سلیپ سوسائٹی کے صدر اور لندن کے رائل برومپٹن ہسپتال میں سلیپ میڈیسن کے کنسلٹنٹ فزیشن ڈاکٹر ایلی ہیئر کا کہنا ہے کہ 'جب میں سو نہیں پاتی تو عام طور پر اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ میرے شوہر بستر پر کروٹیں بدل رہے ہوتے ہیں اور خراٹے لے رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے میں 'سلیپ ڈاورس' یعنی 'سونے کے لیے طلاق' کی تکنیک کا استعمال کرتی ہوں اور خالی کمرے میں جا کر سو جاتی ہوں۔' آکسفورڈ یونیورسٹی میں سلیپ میڈیسن کے پروفیسر کولن ایسپی کا کہنا ہے کہ 'جب میں اچھی طرح سے سو نہیں پاتا تو سسٹم کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے ایک بار اٹھ کر دوبارہ بستر پر جاتا ہوں اور یہ عام طور پر اس وجہ سے ہوتا ہے جب میرے ذہن میں کچھ چل رہا ہو۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ تر لوگوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔' پروفیسر ایسپی انسومنیا کی یہ تعریف کرتے ہیں 'اگر ایک بری رات کئی راتوں میں بدل جائے اور کئی ہفتے تین مہینے یا اس سے زیادہ میں بدل جائیں تو ہم اسے بے خوابی کہتے ہیں۔' ڈاکٹر آرچرڈ کا کہنا ہے کہ انسومنیا کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ 'عام خیال ہے کہ اس میں نیند نہیں آتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ بے خوابی سونے اور سوئے رہنے کے بارے میں ہے۔ لہٰذا کچھ لوگوں کے لیے یہ آدھی رات کو جاگنے کے بعد دوبارہ سونے کی جدوجہد یا صبح جلدی اٹھنا اور پھر دوبارہ بالکل بھی نہ سونا ہو سکتا ہے۔' ڈاکٹر ہیئر کہتی ہیں کہ انسومنیا کی علامات واقعی عام ہیں۔ تقریباً 50 فیصد افراد کو انسومنیا کی علامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ تین ماہ سے زیادہ عرصے تک ہر ہفتے تین سے زیادہ راتوں کو نیند کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں اور یہ اگلے دن آپ کی زندگی کو متاثر کرتا ہے تو یہ طبی مدد حاصل کرنے کا وقت ہے۔ وہ تجویز کرتی ہیں کہ آپ مقامی فارماسسٹ اور پھر ڈاکٹر کے پاس جائیں۔

دماغ میں انسومنیا یا بے خوابی کا سبب کیا ہوتا ہے؟

ڈاکٹر آرچرڈ کا کہنا ہے کہ دو عوامل ہیں جو ہمیں سونے اور جاگنے میں مدد دیتے ہیں (پہلا) نیند کے ہارمونز جو دن بھر نیند اور بیداری کو متحرک کرتے ہیں۔۔۔ اگر وہ ہم آہنگ نہ رہیں، جیسے اگر ہم دوپہر کو سوئے، تو یہ عمل ترتیب وار نہیں ہو سکتا ہے اور ہمارے لیے سونا مشکل ہو سکتا ہے۔' وہ کہتے ہیں کہ 'دوسری چیز بیرونی محرکات یا عوامل جیسے تناؤ ہے۔' پروفیسر ایسپی کا یہ بھی کہنا ہے کہ بے خوابی کی ایک ارتقائی وجہ بھی ہے۔ 'ہم اب بھی نیند پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ ارتقا نے نیند کو ختم نہیں کیا ہے۔ درحقیقت ہم بہت زیادہ نیند لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس بڑے دماغ ہیں جن کو بہت زیادہ مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔' 'لیکن ہم خطرے کے ردعمل سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے لہٰذا اگر آپ کے ذہن پر کوئی بات سوار ہے تو آپ کا دماغ آپ کو جگائے رکھتا ہے اور کسی ایسی چیز کے بارے میں سوچنا چاہتا ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے کیونکہ یہ تشویش سنگین ہو سکتی ہے، یہ خطرے والی بھی ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر ہیئر نے یہ بھی کہا کہ کچھ طبی حالات بھی اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ بے خوابی کا شکار ایک خاص طرح کا فرد ہوتا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ دائمی طبی مسائل، دائمی درد والے لوگوں کا نیند کے ساتھ جدوجہد کرنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بے خوابی اکثر دیگر بیماریوں کے ساتھ آتی ہے اس لیے یہ انگزائٹی، ڈپریشن اور دیگر ذہنی صحت کے حالات کے ساتھ ہوتی ہے۔× پروفیسر ایسپی کا کہنا ہے کہ عمر بھی ایک عنصر ہو سکتی ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ نیند کا نظام بھی بوڑھا ہوتا ہے اور جسم کی گھڑی کے نظام کی بھی عمر بڑھتی ہے۔ نیند کا نظام دراصل نیند کی مقدار اور آپ کی نیند کی گہرائی سے متعلق ہے اور گھڑی کا نظام نیند کے وقت کے بارے میں ہے۔ جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھتی ہے ویسے ویسے نیند قدرتی طور پر تھوڑی زیادہ منقسم ہو جاتی ہے۔ وہ مزید بتاتے ہیں کہ 'لیکن گھڑی کی عمر بھی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ایک نوعمر نوجوان دیر سے سوتا ہے اور دیر سے جاگتا ہے۔ لیکن ایک بوڑھا بالغ جلدی سو جاتا ہے اور صبح جلدی اٹھ جاتا ہے اور اسے دوبارہ سونے میں مشکل ہوتی ہے۔' پروفیسر ایسپی کا مزید کہنا ہے کہ جینیات بھی اس میں کردار ادا کر سکتی ہیں۔ وہ وضاحت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ تناؤ اور جذبات کے اظہار میں ہچکچاہٹ یا ضرورت سے زیادہ جذبات کا اظہار یہ سب خاندانی وراثت میں ملتے ہیں۔' 'یعنی ایک شخص جو صبح جلدی اٹھتا ہے یا ایک شخص جو رات دیر تک جاگتا رہتا ہے، یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہتا ہے۔ تاہم انسومنیا کی وجوہات ایک سے زیادہ ہوتی ہیں۔'

اگر آپ سو نہیں سکتے تو کیا کریں؟

اگر آپ آدھی رات کو جاگنے کے بعد دوبارہ سو نہیں سکتے تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟

پروفیسر ایسپی وضاحت کرتے ہیں کہ سونے کی کوشش کرنے میں ایک خاص تضاد ہے۔ 'صبح کے وقت ہماری نیند کی حاجت کم ہو رہی ہوتی ہے اس کے علاوہ آپ شاید اس کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ میں دوبارہ سو نہیں سکتا× اور یہ نیند کا دشمن ہے کیونکہ میرے تجربے میں، کوئی بھی سو نہیں سکتا ہے اور جب آپ سونے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ جاگتے رہتے ہیں اور میرے خیال میں یہی چیز مشکل ہے۔× ان کی رائے میں اس دوران بہترین فیصلہ یہ ہے کہ آپ اس وقت سونے کی بجائے جاگتے رہنے کا فیصلہ کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نیند کے خلاف مزاحمت دکھائیں اور اسے قدرتی طور پر آنے دیں۔ یہ ایسا ہی ہے کہ 'جب آپ نہ شرمانے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ زیادہ شرمندہ ہوتے ہیں۔ جب آپ نہ ہچکچانے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ زیادہ ہچکچاتے ہیں۔۔۔' لہٰذا یہ ہمیں ایک بہت اہم بات بتاتا ہے کہ دماغی عمل اس کی راہ میں حائل ہو جاتے ہیں اور یہ کہ ہمیں اس عادت کو تشکیل دینے اور اس پر مستقل توجہ دیے بغیر اسے اپنانے کے لیے صحیح طرز عمل اپنانے کی ضرورت ہے۔ اور اس طرح آپ کی نیند اچھی ہو سکتی ہے۔' ڈاکٹر آرچرڈ کا کہنا ہے کہ ایسی سادہ چیزیں ہیں جو ہم کر سکتے ہیں جو ہمیں اچھے معمولات اپنانے میں مدد کر سکتی ہیں۔ 'مستقل مزاجی ایک چیز ہے جس پر کام کرنا ہے۔ مستقل اوقات میں بستر پر جانا، اور ایک ہی وقت پر جاگنا۔' وہ کہتی ہیں کہ 'ہم کہاں سوتے ہیں اس پر مستقل مزاجی سے کام کرنا، دماغ کو یہ بتانا کہ ہم کہاں سوتے ہیں اور یہی وہ جگہ ہے جہاں ایسا ہوتا ہے۔ صوفے پر سونے سے بچنے کی کوشش کرنا، بستر پر کام کرنے سے بچنے کی کوشش کرنا۔ ڈاکٹر ہیئر کا یہ بھی کہنا ہے کہ 'اگر آپ جاگ رہے ہیں اور نیند محسوس نہیں کر رہے تو آدھے گھنٹے یا اس سے زیادہ وقت تک بستر سے اٹھنا اور کچھ اور کرنا چاہیے۔ اس کے بعد آپ کو بستر پر جانا چاہیے۔ اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ جاگ رہے ہیں تو بستر سے باہر نکل جائیں۔'

نیند کی دوا کے بارے میں کیا خیال ہے؟

نہ تو ڈاکٹر ہیئر اور نہ ہی پروفیسر ایسپی خاص طور پر اس کے حق میں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک قسم کی سائیکوتھراپی لوگوں کو ان کے سوچنے اور برتاؤ کے طریقے کو تبدیل کر کے مسائل کے حل میں مدد کرتی ہے۔ اور یہ نیند کی مشکلات کو دور کرنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک ہے۔

ڈاکٹر ہیئر کہتی ہیں کہ 'بے خوابی کا بہترین علاج کگنیٹو بیہیویورل تھراپی ہے اور یہ 70-80 فیصد افراد میں کام کرتا ہے اور ان میں سے 50 فیصد افراد اپنی بے خوابی پر مکمل قابو پا لیتے ہیں۔ پروفیسر ایسپی کا کہنا ہے کہ کچھ مریضوں کو یقین نہیں ہوتا کہ تھراپی ادویات سے بہتر کام کرے گی× لیکن حقیقت میں اگر ہم سی بی ٹی کے اندر ایک تکنیک کی صرف ایک مثال لیتے ہیں جسے نیند کی پابندی تھراپی کہا جاتا ہے تو ہم لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ بہت کم وقت کے لیے بستر پر جائیں جب تک کہ نیند دوبارہ نہیں آ جاتی، تھوڑی دیر تک جاگتے رہیں، تھوڑی جلدی اُٹھ جائیں۔ کچھ لوگ میگنیشیم کی قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سونے کے وقت اسے لینے سے واقعی رات کی اچھی نیند حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر آرچرڈ کا کہنا ہے کہ اس پر زیادہ تحقیق نہیں ہوئی ہے، صرف نسبتاً چھوٹے پیمانے پر مطالعہ کیا گیا ہے۔

سوشل کالج شولاپور کے ٹاپ کالجس میں سے ایک ہے : ایڈوکیٹ یو۔این۔بیریا۔

سوشل کالج کے اساتذہ بہت محنتی اور قوم کے دردمند ہیں: نذیر منشی

شولاپور (اقبال باغبان) : سوشل کالج شولاپور کے ٹاپ کالجس میں سے ایک ہے اور اس کالج نے اپنے معیار اور وقار کو قائم رکھ کر خوب ترقی کی ہے۔ یہاں کے طالب علم اعلیٰ مقام پر ملازمت کر رہے ہیں۔ یہ بیان سوشل کالج کے 47 ویں سالانہ تقسیم انعامات کے جلسے میں شولاپور کی معروف سماجی و سیاسی شخصیت محترم ایڈوکیٹ یو۔این۔ بیریا نے بحیثیت مہمان خصوصی دیا۔ دوسرے مہمان خصوصی، مخلص اور بے لاگ سماجی خدمت گار محترم نذیر منشی نے اپنی تقریر میں کہا کہ سوشل کالج کے اساتذہ بہت محنتی اور قوم کے دردمند ہیں۔ انہی کی محبت اور لگن کا نتیجہ ہے کہ یہ کالج شولاپور کے چنندہ معیاری کالجوں میں شمار ہوتا ہے۔ سال کے مطابق اس سال بھی ایس۔ ایس۔ اے۔ آرٹس اینڈ کامرس کالج میں 47 واں جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد نہایت تزک و احتشام سے کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت کالج کے کارگزار پرنسپل ای۔ جا۔ تنبولی نے کی۔ ایڈوکیٹ یو۔این۔ بیریا اور نذیر منشی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر صدر شعبہ اُردو پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار، صدر شعبہ انگریزی پروفیسر ڈاکٹر اسماء خان، صدر شعبہ جغرافیہ ڈاکٹر سچن راج گورو، صدر شعبہ کامرس پروفیسر ڈاکٹر زین الدین ملا، فزیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر مشتاق شیخ، جونیئر کالج کے سُپر وائزر زین الدین پٹیل، ڈاکٹر غوث احمد شیخ، ڈاکٹر دیپک نارائن کر، ڈاکٹر لڈاف، یونس شیخ، طلحہ شیخ، سینئر و جونیئر کالج کے اساتذہ غیر تدریسی عملہ اور انعام یافتہ طالب علم موجود تھے۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار، پروفیسر ڈاکٹر اسماء خان، ڈاکٹر غوث احمد شیخ، ڈاکٹر سچن راج گورو، پروفیسر ڈاکٹر زین الدین ملا، ڈاکٹر دیپک نارائن کر اور ڈاکٹر تاج الدین لڈاف کو سال رواں میں نمایاں کارکردگی پر پھول اور شال دے کر اعزاز کیا گیا۔ جلسے میں ایم۔اے۔ اُردو، بی۔اے۔ بی۔ کام، این سی سی۔ این ایس ایس۔ اور کھیل میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طالب علموں کو سند، ٹرافی اور نقد انعامات سے نوازا گیا۔ مصباح شیخ کو گولڈ میڈل حاصل کرنے پر اور محسن شیخ کو اُردو میں جے۔ آر۔ ایف کوالیفائی کرنے پر ان کا خصوصی اعزاز کیا گیا۔ مہمانان کا تعارف پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار نے کیا۔ نظامت ڈاکٹر غوث احمد شیخ نے کی اور ڈاکٹر سچن راج گورو نے شکریہ ادا کیا۔

نیول چیف کانکلیو 2025 میں جنگ کے مستقبل اور میری ٹائم حکمت عملی پر غور وخوض کیا گیا

نئی دہلی۔ 9 رفروری۔ ایم این این۔ ہندوستانی بحریہ کے سربراہوں کا کانکلیو 8 فروری کو نئی دہلی میں نیول ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوا۔ بحریہ نے کہا کہ اس تقریب میں آٹھ سابق بحریہ کے سربراہوں کو اپنے اجتماعی تجربے اور علم کا اشتراک کرنے کے لیے اکٹھا کیا گیا۔ چیفس کانکلیو 2025 کا مقصد آٹھ سابق بحریہ کے سربراہوں کے اجتماعی تجربے اور علم سے فائدہ اٹھانا ہے جو کانکلیو میں شرکت کر رہے ہیں۔ انہیں آپریشنل اپ ڈیٹ پیش کیا گیا، جس میں پالیسی اقدامات، تکنیکی، میٹریل، اور آپریشنل لاجسٹکس کی ترقی، اور نئے نوسینا بھون میں نقطہ نظر کے منصوبے شامل ہیں۔

پاتور، حاجی سید اکبر اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج میں الوداعی تقریب کا انعقاد

اا؛ولہ: (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) ضلع کے پاتور شہر میں واقع حاجی سید اکبر اردو پرائمری، ہائی اسکول و جونیئر کالج میں دسویں اور بارہویں جماعت کے طلبہ کے لیے الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت سید مجاہد اقبال سید محسن نے فرمائی جب کہ ادارہ کے سیکریٹری سید اکبر عبداللہ سید محسن بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔ پروگرام کے آغاز میں پرنسپل شیخ نصرت اللہ اور پرائمری اسکول کے انچارج ہیڈ ماسٹر سید ساجد نے معزز مہمانوں کا پھولوں کے گلدستے پیش کر کے استقبال اور اعزاز کیا۔ مہمان خصوصی نے طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے رہنمائی پر مبنی تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ، پروگرام میں ایک ثقافتی تقریب بھی منعقد کی گئی، جس میں طلبہ نے مختلف فنون پیش کر کے تقریب کی رونق بڑھائی۔ تقریب کا عمدہ انتظام اساتذہ اور طلبہ نے مل کر کیا۔ ماضی کی یادوں سے بھری اس تقریب نے تمام حاضرین کو جذباتی کر دیا۔ تقریب کے اختتام پر طلبہ نے اپنے اسکول کے لیے تشکر کا اظہار کیا اور اساتذہ نے انہیں آئندہ زندگی کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔

کرناٹک اُردو اکادمی کی جانب سے بیدر میں عظیم الشان کُل ہند مشاعرہ

بیدر۔ 9 رفروری۔ محمد امین نواز رکن کرناٹک اُردو اکادمی و کنوینر مشاعرہ کے پریس نوٹ کے بموجب محکمہ اقلیتی بہبود حکومت کرناٹک کے تحت کرناٹک اُردو اکادمی کے زیر اہتمام بیدر شہر میں عظیم الشان کل ہند مشاعرہ آج بروز پیر بوقت 8 بجے بمقام شاہین اولڈ کیمپس گولہ خانہ، احمد باغ بیدر منعقد کیا گیا ہے۔ مشاعرہ کا افتتاح جناب محمد رحیم خان ریاستی وزیر برائے بلدیاتی نظم ونسق و حج اُمور کے ہاتھوں عمل میں آئے گا۔ مشاعرہ کی صدارت مولانا مفتی محمد علی قاضی مصباحی چیئرمین کرناٹک اُردو اکادمی کریں گے۔ جبکہ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے جناب محمد غوث چیئرمین بیدر سٹی میونسپل کونسل بیدر اور ڈاکٹر عبدالقدیر چیئرمین شاہین ادارہ جات بیدر کے علاوہ جناب سید منصور احمد قادری انجینئر رکن کرناٹک اسٹیٹ حج کمیٹی، بیدر اور جناب محمد فیروز خان چیئرمین وقف مشاورتی کمیٹی ضلع بیدر شرکت کریں گے۔ اس موقع پر جناب عبدالحسیب مینجنگ ڈائرکٹر شاہین ادارہ جات بیدر کو "تہنیت برائے محب اُردو" پیش کی جائے گی۔ کل ہند مشاعرہ میں ملک کے ممتاز و معروف شعراء کرام جن میں ڈاکٹر نواز دیوبندی، نظامت مشاعرہ جناب شفیق عابدی (بنگلور)، جناب سردار سلیم (حیدرآباد)، ڈاکٹر داؤد محسن (داونگیرے)، ڈاکٹر سید افتخار شکیل (رائچور)، جناب محمد امیر الدین امیر (بیدر)، جناب شریف احمد شریف بلگام، جناب رفیق سرور (مالیگاؤں)، جناب عالم نیازی (ممبئی)، جناب ثاقب جنیدی (کرچی)، جناب رحمت اُللہ رحمت (شیموگہ) جناب سید وحید پاشاہ قادری (حیدرآباد)، جناب شکیل ظہیرآبادی (ظہیرآباد)، محترمہ اسماء عالم (گلبرگہ)، حافظ علیم الدین واحد (حیدرآباد)، محمد تاج الدین سعید (حیدرآباد)، جناب مسرور نظامی بسواکلیان، اور جناب مقصود علی مقصود (بیدر) اپنا منتخب کلام پیش کریں گے۔ ادب نواز اور محبانِ اُردو سے مع دوست احباب مشاعرہ میں شرکت کی پُر خلوص گزارش ہے۔

جشن تعلیم کے مختلف مقابلوں میں جی ایم مومن ویمنس کالج اسٹڈی سینٹر کو کل 6 انعامات حاصل ہوئے

بھیونڈی: گزشتہ دنوں احتساب فاؤنڈیشن اور بھیونڈی مشرق کے رکن اسمبلی رئیس قاسم شیخ کے ذریعے منعقد دوسرے جشن تعلیم کے موقع پر مختلف النوع مقابلوں کا اہتمام جشن تعلیم پارک انصاری میرج گراؤنڈ پر کیا گیا۔ جس میں عام معلومات مقابلے کا انعقاد عمل میں آیا جس میں رئیس ہائی اسکول کیمپس میں جاری وائی سی ایم او یو جی ایم مومن ویمنز کالج اسٹڈی سینٹر کے بی اے سال دوم کے طالب علم خان محمد معاویہ محمد ظفر اور سال سوم کی طالبہ خان طہورا محمد ظفر نے محمد غضنفر سر کی رہنمائی میں حصہ لیا اور شاندار مقابلے میں اول انعام حاصل کیا۔ سوشل میڈیا عنوان کے تحت ڈگری کالج کے طلبہ کے درمیان ڈبیٹ کمپٹیشن منعقد ہوا جس میں بی اے سال سوم کی طالبات خان سودہ رئیس اور شیخ عالیہ محمد تہذیب نے ساجد انور سر کی رہنمائی میں حصہ لیا اور مقابلے کا اول انعام حاصل کیا۔ عظیم غرقاب اور صوفیہ مومن کی رہنمائی میں خوش خطی مقابلے میں بی اے سال دوم کی طالبہ خان اقصیٰ اسرار کو انگلش خطاطی میں اول انعام، سال سوم کی طالبہ شیخ طوبیٰ حافظ سہراب کو اردو خطاطی میں دوم انعام اور انصاری آمنہ کو سوم انعام حاصل ہوا۔ اسی طرح صوفیہ مومن اور محمد رفیع انصاری سر کی رہنمائی میں ایم اے سال اول کی طالبہ انصاری ندا شکیل احمد، بی اے سال دوم کے خان معاویہ ظفر اور سال سوم کے حیدر عباس حسین رضا نے بیت بازی میں حصہ لیا اور مقابلے کا دوم انعام حاصل کیا۔ سبھی انعام یافتگان طلبہ کو رکن اسمبلی رئیس قاسم شیخ کے ہاتھوں جشن تعلیم اسٹیج پر انعامات سے نوازا گیا۔ واضح ہو کہ جی ایم مومن ویمنز کالج اسٹڈی سینٹر کے طلبہ نے کل 6 انعامات حاصل کر کے اسٹڈی سینٹر کا نام روشن کیا ہے۔ طلبہ کے اس شاندار کامیابی پر کے ایم ای سوسائٹی مجلس منتظمہ کے عہدیداران و اراکین، چیرمن صاحبان، پرنسپل ضیاء الرحمٰن انصاری، اسٹڈی سینٹر کی انچارج صفا آغا، کوآرڈنیٹر عبدالعزیز انصاری اور جملہ اسٹاف نے خوشی کا اظہار کیا ہے اور طلبہ کو دعائیں دی ہیں۔

میوزک ڈائریکٹر پریتم چکرورتی کے دفتر سے 40 لاکھ روپے کی چوری

ممبئی، 9 فروری (ایجنسیز) معروف میوزک ڈائریکٹر پریتم چکرورتی کے ممبئی کے گورگاؤں میں واقع "یونیمس ریکارڈ پرائیویٹ لمیٹڈ" اسٹوڈیو سے 4 فروری کی دوپہر تقریباً 2 بجے 40 لاکھ روپے کی نقدی چوری ہوگئی۔ اس معاملے میں ملاڈ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی ہے، جبکہ پولیس نے 32 سالہ ملازم آشیش سائل کو مرکزی ملزم قرار دے کر اس کی تلاش شروع کر دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، چوری کی اطلاع پریتم چکرورتی کے منیجر ونیت چیڈا نے دی، جنہیں ایک پروڈکشن ہاؤس کے نمائندے نے 40 لاکھ روپے نقدی پر مشتمل بیگ دیا تھا۔ یہ رقم ایک ٹرالی بیگ میں محفوظ کر کے اسٹوڈیو میں رکھی گئی، جبکہ منیجر پریتم چکرورتی کے اسی عمارت میں واقع گھر چلے گئے۔ اس وقت اسٹوڈیو میں آشیش سائل، احمد خان اور کمل دیشا موجود تھے۔ کچھ دیر بعد جب منیجر واپس آئے تو بیگ غائب تھا۔ عملے سے پوچھنے پر بتایا گیا کہ بیگ پریتم چکرورتی کے گھر بھیج دیا گیا ہے، لیکن جب منیجر نے ملزم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو اس کا فون بند ملا۔ فوراً پریتم چکرورتی کو اطلاع دی گئی، جنہوں نے پولیس میں شکایت درج کرانے کی ہدایت دی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے اور ملزم کا سراغ لگانے کے لیے اس کے رشتہ داروں اور موبائل فون کے کال ڈیٹا ریکارڈ کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پولیس اس پہلو پر بھی غور کر رہی ہے کہ آیا اس رقم پر کسی اور کا بھی دعویٰ تھا یا اس جرم کے پیچھے کوئی اور محرک کارفرما تھا۔ قابل ذکر ہے کہ پریتم چکرورتی کا شمار بالی ووڈ کے معروف موسیقاروں میں ہوتا ہے، اور وہ "برفی!"، "اے دل ہے مشکل" اور "یہ جوانی ہے دیوانی" جیسی کامیاب فلموں کی موسیقی دینے کے لیے مشہور ہیں۔

ارکان اسلام کا وقت سے مشروط ہونا اس کی قدر کو اجاگر کرتا ہے

از:۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، Osm Ph.D, M.Com,M.A))

انسان کی زندگی میں وقت وہ واحد چیز ہے جو کبھی ٹھہرتی نہیں اور ایک مرتبہ گزر جائے تو انسان اسے دوبارہ حاصل بھی نہیں کرسکتا اور نہ ہی اسے پیسوں کے عوض خرید سکتا ہے۔ وقت اللہ تعالی کی نعائم میں سے ایک غیر معمولی اور قیمتی نعمت ہے۔ وقت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ رب ذوالجلال نے اس کی قسم یاد فرمائی ہے۔ واضح باد کہ اللہ تعالی ہمیشہ غیر معمولی شئی کی قسم کھاتا ہے۔ اس آیت پاک میں وقت کی قسم یاد فرمانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بروز محشر اللہ تعالی اپنے بندوں سے ان کی زندگی کے ہر لمحہ کا حساب کتاب لے گا۔ حقیقی مومن وقت کا قدردان ہوتا ہے جو ایک دن کے گزر جانے پر سمجھتا ہے کہ زندگی کا ایک حصہ گزر گیا اسی لیے وہ مسلسل ختم ہونے والا سرمایہ یعنی وقت کو ہمیشہ اپنے اور دوسروں کے فائدے کے لیے استعمال کرتا ہے اور اس کی پوری زندگی خیر الناس من ینفع الناس سے عبارت ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو وقت کی اہمیت سے واقف کروانے کے لیے دین اسلام نے تمام عبادات جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو وقت کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اگر ہم بروقت عبادات بجالاتے ہیں تو دنیا و آخرت کی فوز و فلاح یقینی ہوجاتی ہے اور ہم وقت کی قدر و قیمت سے ناآشنا ہوکر زندگی غفلت میں گزار دیتے ہیں تو دنیا و آخرت میں تباہی و بربادی یقینی ہے۔ ارکان اسلام جنہیں ارکان دین اور فرائض بھی کہا جاتا ہے یعنی شہادہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ دین اسلام کے یہ وہ پانچ ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے اور ان میں سے ہر رکن مقید بالوقت ہے۔ اسلام کے ان بنیادوں کا مومن کی شخصیت کو سنوارنے اور اس کے کردار کو مثالی بنانے میں بہت بڑا دخل ہے اسی لیے ان پانچ ستونوں کا صحیح نفاذ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نظام عبادات یعنی نماز، روزہ، زکوٰہ اور حج درحقیقت اسلام کا تربیتی نظام ہے اسی لیے ان کو سخت انضباط اور معین اوقات کے ساتھ مشروط رکھا گیا ہے جو دین اسلام میں وقت کی قدر و اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ارکان اسلام کے ثمرات سے کماحقہ وہی مستفید و مستفیض ہوسکتا ہے جو ان عبادات کو متعین اوقات میں سرانجام دیتا ہے۔ اگر مسلمان ارکان اسلام کو فرائض، واجبات، آداب کے ساتھ اور ان کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے ادا کریں گے تو اخلاقی و روحانی اقدار کو فروغ ملے گا اور انسانی معاشرے میں مثبت وصالح تبدیلی آئیگی ورنہ ارکان اسلام پر عمل آوری ایک رسم بن کر رہ جائے گی۔ قرآن مجید کے مطابق فرعون نے ڈوبتے ہوئے کفر سے بیزاری و برأت کا اعلان کیا، ایمان لانے کا اقرار کیا اور سر تسلیم خم کرنے کا اعتراف کیا۔ جمہور علماء اسلام کے نظریہ کے مطابق چونکہ مہلت کی گھڑیاں ختم ہوچکی تھیں، نیل کی امواج بلا میں گھر کر اور عذاب کی ہولناکیوں کو دیکھ کر حالت اضطراری اور مجبوری میں دعوی ایمان کیا تھا لہٰذا ایسے وقت اور حالات میں ایمان لانا فرعون کے حق میں نافع و معتبر نہ ہوا اور وہ خائب و خاسر رہا۔ روایت میں آتا ہے رحمت کونینؐ ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالی بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ وہ غرغرہ یعنی نزع کی حالت میں نہ آجائے۔ اگر یہ وقت نکل جائے تو بندے کے پچھتانے، معذرت کرنے اور توبہ کرنے سے کوئی ثمرات مرتب نہیں ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرعون کے دعوی ایمان کے باوجود نہ صرف اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیا بلکہ دوسروں کے لیے عبرت کا نشان بنادیا چونکہ وقت نکل جانے کے بعد اور استیصالی عذاب کے موقع پر ایمان کا اقرار کرنا فضول ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی بندۂ خدا وقت رہتے ہوئے اپنے گناہوں سے تائب ہوجائے تو اللہ تعالی اس پر اس قدر مہربان ہوجاتا ہے کہ اس کی توبہ کو اس کی سرکشی و نافرمانی کے تدارک کا ذریعہ بنادیتا ہے۔ اس حقیقت سے ہم اندازہ کرسکتے ہیں کہ دین اسلام میں وقت کی کس قدر اہمیت ہے۔ قرآن مجید کی ایک آیت کے مطابق نمازوں کے اوقات معین ہیں اور دوسری آیت میں مسلمانوں کو نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ ان دونوں آیات کی روشنی میں علمائے اعلام نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا لازم وضروری ہے نہ ان سے صرف نظر کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان میں کسی بھی طرح کی تقدیم و تاخیر جائز ہے بلکہ بعض علماء نے نماز کو وقت سے موخر کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ نماز کا وقت مقرر و محدود ہے اسی لیے وقت پر ادا کریں گے تو ادا کہلائے گی اور اگر وقت گزرنے کے بعد ادا کریں گے تو قضا کہلائے گی۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے مرقع ہر خوبی و زیبائیؐ سے عرض کیا: اللہ تعالی کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ محدثین کرام نے اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اول وقت نماز پڑھنا افضل ہے۔ فریضۂ نماز کی ادائیگی کے بے شمار فوائد و منافع ہیں اس میں ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ نمازی وقت کا قدردان بن جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے سے انسان کو بے شمار جسمانی اور روحانی فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں رمضان المبارک کی عظمت، حرمت اور فضیلت کے صدقہ میں اس عظیم الشان مہینہ میں نفلی عمل کا اجر بڑھا کر فرض عمل کے برابر کردیا جاتا ہے اور فرض کی ادائیگی ستر فرض ادا کرنے کے برابر ہوجاتا ہے۔ رمضان المبارک کا ہر لمحہ وقت کی پابندی کا درس دیتا ہے۔ رمضان المبارک کے مذکورہ بالا فضیلتوں اور برکتوں سے بندہ مومن اپنے دامن کو اسی وقت بھر سکتا ہے جب رمضان المبارک کا مہینہ ہو اگر یہ مہینہ رخصت ہوجائے یعنی وقت گزر جائے تو پھر بندہ مومن رمضان المبارک کے تمام فوائد و منافع اور ثمرات و برکات کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اگر لوگوں کو رمضان المبارک کی ساری فضیلتوں اور برکتوں کا علم ہوجائے تو وہ تمنا کریں گے کاش! سارا سال رمضان ہوجائے۔ اگر کسی کے پاس حاجت اصلیہ سے زیادہ ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس قیمت کے برابر نقد یا مال تجارت ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے ضروری ہے ان تمام کے ساتھ اس مال پر ایک سال کا وقت گزرنا بھی لازم ہے تب ہی صاحب نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے وجوب میں بھی وقت کو اہمیت دی گئی ہے۔ اسی طرح حج جو مالی و بدنی عبادت کا مجموعہ اس کا رکن اعظم وقوف عرفات ہے یعنی عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔ وقوف عرفات کے لیے دین اسلام نے وقت مقرر کیا ہے جو 9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے اس دوران حاجی صاحبان کا عرفات کے حدود کے اندر رہنا واجب ہے اگر کوئی مقررہ اوقات میں عرفات کے حدود سے نکل جاتا ہے تو اس پر ترک واجب کی وجہ سے دم واجب ہوگا اگر واپس حدود عرفات میں داخل ہوجائے تو دم ساقط ہوجائے گا۔ اور اگر کوئی مقررہ وقت میں عرفات کے میدان میں نہ ٹھہر سکے تو اس کا حج ہی نہیں ہوگا۔ یعنی حج کی ادائیگی میں بھی وقت کو اہمیت حاصل ہے۔ کس قدر معیوب بات ہے کہ دین اسلام نے ارکان اسلام کو وقت کے ساتھ مشروط کرکے مسلمانوں کو وقت کی قدر و قیمت سکھائی ہے وہی قوم و ملت اپنے قیمتی اوقات کو لایعنی گفتگو اور غیر ضروری امور میں ضائع کررہے ہیں۔ حضرت سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں، صحت اور فراغت۔ آج ہمارے پاس وقت ہے لیکن ہم نہ عبادات کی ادائیگی کی طرف مائل ہورہے ہیں اور نہ اعمال صالحہ کا ذخیرہ کرنے کی ہمارے اندر چاہت ہے لیکن جب ہم خدانخواستہ ICU میں پہنچ جاتے ہیں یا پھر مرض الموت میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو اس وقت یہ خواہش پیدا ہوجاتی ہے کہ کاش ہم عبادات اور نیک اعمال کرپاتے لیکن اس وقت تک کافی دیر ہوچکی ہوتی ہے۔ اکثر مساجد میں عبادات یا دینی محافل کے اوقات میں زیادہ تعداد ضعیف العمر حضرات کی ہوتی ہے جو اپنی زندگی کا بڑا حصہ گزار چکے ہوتے ہیں۔ نوجوان جن کے سامنے طویل زندگی ہوتی ہے اور انہیں دین اسلام کی خدمت کرنی ہوتی ہے وہ ان اوقات میں عموماً ندارد ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ نوجوان نسل کے پاس وقت نہیں ہے یا وہ انتہائی مصروف ہے بلکہ اس کی اصل وجہ غفلت ہے ورنہ بہت سارے مسلم نوجوان ایسے ہیں جو گھنٹوں سوشیل، ہوٹلوں، شادی خانوں اور دعوتوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع کررہے ہیں جس سے نہ صرف ان کا اپنا نقصان ہورہا ہے بلکہ ان کے والدین کا، ان کے اہل وعیال کا، اسلام اور مسلمانوں کا بھی نقصان ہورہا ہے۔ اگر مسلمانوں کی نوجوان نسل وقت کا صحیح استعمال کرنا شروع کردیں تو مسلم معاشرے سے بہت ساری برائیاں بالخصوص تعلیمی پسماندگی، بے روزگاری، معاشی تنگ دستی وغیرہ از خود ختم ہوجائیں گی۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفیؐ ہمیں قرآن اور صاحب قرآنؐ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ ویٰسین۔

آج کل کے پردے کو بھی پردے کی ضرورت ہے!

آج کے دور میں پردے کے نام پر جو کچھ ہورہا ہے، وہ اصل پردے کے مفہوم سے بہت دور جاچکا ہے۔ فٹنگ عبایا، چمکدار اور خوشنما رنگوں کے فینسی حجاب، اور اسٹائلش انداز میں لپٹا ہوا دوپٹہ یہ سب کیا واقعی پردہ کہلانے کے لائق ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ دور کی مسلمان خواتین، پردے کے نام پر جو کچھ کررہی ہیں، وہ درحقیقت شیطان کے جال میں پھنستی جارہی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ وہ پردہ کررہی ہیں، جبکہ اصل میں وہ اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہوچکی ہیں اور اپنی ہی عزت و وقار کو مجروح کررہی ہیں۔ آج کل جو عبایا اور حجاب بازاروں میں دستیاب ہیں، وہ حقیقت میں حیاداری کے بجائے مزید بے حیائی کو فروغ دے رہے ہیں۔ بعض عبایا ایسے باریک کپڑے سے تیار کیے جارہے ہیں کہ اندرونی لباس تک نمایاں نظر آتا ہے۔ کہیں اتنا چمکدار اور فیشن ایبل لباس ہے کہ دیکھنے والے کی توجہ پردے کی روح سے ہٹ کر لباس کی خوبصورتی پر مرکوز ہوجاتی ہے۔ بعض عبایا ایسے چست اور لچکدار کپڑے سے بنائے جارہے ہیں کہ وہ پورے جسم سے چپک جاتے ہیں اور جسم کے خدوخال کو نمایاں کرتے ہیں۔ کیا یہی پردے کی اصل روح ہے؟ کیا یہی وہ پردہ ہے جس کا قرآن اور حدیث میں ذکر کیا گیا ہے؟

بدقسمتی سے، ہماری تعلیم یافتہ خواتین بھی اس مغالطے میں مبتلا ہیں کہ وہ پردے میں ہیں، جبکہ درحقیقت ان کے پردے کو بھی پردے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ پردہ محض جسم کو ڈھانپنے کا نام نہیں، بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی ہے جو عورت کی عفت، پاکیزگی اور عزت کی حفاظت کرتا ہے۔ آج کی لبرل سوچ میں یہ بات عام ہوچکی ہے کہ "پردہ تو صرف نظر کا ہوتا ہے"۔ یعنی، اگر نیت صاف ہو تو لباس کی کوئی قید نہیں۔ یہ سوچ دراصل اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اسلام میں پردہ صرف نظر جھکانے کا نام نہیں، بلکہ مکمل لباس میں حیا اور شرم کا عنصر شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ عورتیں اپنی زینت کو نہ دکھائیں اور اپنی چادر سے خود کو ڈھانپ کر رکھیں (سورۃ النور، آیت 31)۔ یہ ہم سب پر لازم ہے کہ ہم پردے کو اس کی حقیقی روح کے مطابق اپنائیں، نہ کہ اسے ایک فیشن کے طور پر استعمال کریں۔ پردہ وہی قابلِ قبول ہے جو نہ صرف جسم کو مکمل طور پر ڈھانپے بلکہ حیا اور وقار کا بھی مظہر ہو۔ ہمیں مغربی سوچ سے متاثر ہوکر اپنی اسلامی روایات کو پامال نہیں کرنا چاہیے، بلکہ فخر کے ساتھ اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہیے، کیونکہ اصل کامیابی اسی میں ہے۔

ذرا ان سے کوئی پوچھے تو سہی کہ شہزادی کونین حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظروں کی شرم وحیا کا کیا عالم تھا؟ کیا امہات المومنین کی نظروں کی شرم وحیا کا کوئی مقابلہ کرسکتا ہے؟ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اللہ کے احکام کے مطابق گزارا، اور ان کا پردہ کرنا ایک مثال ہے جس کی پیروی ہم سب کے لیے ضروری ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر امہات المومنین کو پردہ کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا یہ محض ایک رسم تھی؟ نہیں، بلکہ یہ اللہ کے حکم کی اطاعت تھی۔ اللہ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنا، یہی ان کا طریقہ تھا۔ اگر اللہ کا حکم تھا تو وہ بغیر کسی اعتراض کے اسے قبول کرلیتیں۔ ان خواتین کا پردہ کرنا صرف ان کی عفت اور حیا کا مظہر نہیں تھا بلکہ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ وہ اپنے خالق کے احکام کی ہر صورت میں تعمیل کرتی ہیں۔

آج کل کی پڑھی لکھی جاہل عورتوں کی طرح اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کی بجائے، انہوں نے اللہ کے حکم کو سر آنکھوں پر لیا۔ وہ یہ جانتی تھیں کہ اللہ کی طرف سے جو حکم دیا جاتا ہے، وہ حکمت سے خالی نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگیوں میں بے پناہ سکون اور برکت تھی۔ آج ہمیں ان عظیم خواتین کی زندگیوں کو اپنے لیے نمونہ بنانا چاہیے، اور اللہ کے ہر حکم پر بغیر کسی سوال کے عمل کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنی عقل کو اللہ کے حکم کے تابع کرنا سیکھنا ہوگا، کیونکہ یہی ہماری کامیابی اور سکون کا راستہ ہے۔

کچھ تو شرم کرو، بنت حوا! کہاں جارہی ہو؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اپنی عزت، اپنی حیا اور اپنی شناخت کو نظر انداز کرکے بے پردگی کی راہ اختیار کررہی ہو؟ کیا تمہیں نہیں پتا کہ تمہاری شرم وحیا تمہاری پہچان ہے؟ جب قیامت کے دن ہمارا اعمال نامہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا جائے گا تو ہم کیا جواب دیں گے؟

آج ہم اپنی زندگیوں میں جتنی بے پردگی، بے حیائی اور فحاشی کا شکار ہیں، قیامت کے دن جب یہ سب کچھ ہمارے اعمال نامے میں لکھا ہوا ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرم سے کس طرح سر جھکائیں گے؟ وہ تو وہ ذات ہیں جنہوں نے اپنی امت کی بخشش اور مغفرت کے لیے راتوں کو اللہ کے سامنے دعا کی، اور روکر اللہ سے اپنی امت کی نجات کی درخواست کی۔ وہ جو ہماری وجہ سے بے پناہ پریشانی میں مبتلا ہوئے، ہمارے اعمال کی وجہ سے ان کی تکلیف کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ وہ اپنی امت کی بخشش کے لیے اپنی جان تک کو خطرے میں ڈالتے ہیں، اور ہم ان کی شفاعت کو بے وقعت کرتے ہوئے اپنی بے حیائی کی راہ اختیار کررہے ہیں۔

آج کل کی اکثر خواتین اپنی آزادی اور جدیدیت کے نام پر پردہ اور حیا کے تمام اصولوں کو پس پشت ڈال چکی ہیں۔ لباس کا یہ حال ہے کہ پردہ کی جگہ اب فیشن، اسٹائل اور دیگر ظاہری باتوں نے لے لی ہے۔ ہم یہ بھول چکے ہیں کہ ہمارا پردہ ہماری پہچان ہے، ہماری عزت کا تحفظ ہے اور یہ اللہ کے حکم کے مطابق ہے۔ جب ہم قیامت کے دن اپنے اعمال کے بارے میں حساب دیں گے، تو کیا ہماری بے پردگی، فحاشی اور بے حیائی کی وجہ سے اللہ کی رضا کی جگہ عذاب ہمارا مقدر بنے گا؟ صرف عورتوں کا ہی نہیں، ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم اللہ کے احکام پر عمل کریں اور اس کی رضا کے لیے زندگی گزاریں۔ اللہ پاک ہمیں اپنے شیطان کے شر اور اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ قیامت کے دن جب ہماری زندگی کا حساب کتاب ہوگا اور ہمیں ہمارے اعمال کے بارے میں بتایا جائے گا، تو کیا ہم اپنی بے حیائی پر شرمندہ ہوں گے؟ کیا ہم یہ برداشت کرسکیں گے کہ جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا، وہ ہماری وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوں؟ وہ تو اپنی امت کے لیے دعا کرتے تھے، اور ہم ان کی دعاؤں کا جواب اپنی بے حیائی اور بے پردگی سے دے رہے ہیں۔ آئیں، ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور اللہ کے احکام کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اللہ ہمیں اپنی ہدایت دے اور ہم سب کو اپنی مغفرت اور بخشش کا حق دے۔ آمین۔

پونے جنگلی مہاراج روڈ مقدمہ بارہ سالوں کے بعد جیل سے رہا ملزم منیب میمن کو والدین کی عیادت کرنے کی مشروط اجازت

ممبئی 9رفروری: پونے جنگلی مہاراج روڈ بم بلاسٹ مقدمہ میں ماخوذ منیب میمن نامی ملزم کی بارہ سالوں کے بعد جیل سے رہائی کے بعد بھی اسے اس کی فیملی سے ملاقات کرنے کے لیئے گھر جانے میں تقریباً تین ماہ کا وقت لگا کیونکہ ہائی کورٹ نے ملزم کے ممبئی سے باہر جانے پر پابندی لگا دی تھی۔ بیمار ضعیف والدین کی عیادت کے لیئے ملزم نے خصوصی عدالت سے اجازت طلب کی تھی جس کے بعد عدالت نے اسے پندرہ دنوں کے مشروط اجازت دی۔ ہائی کورٹ نے ملزم کو ٹرائل کورٹ کی اجازت کے بغیر ممبئی شہر سے باہر جانے پر پابندی عائد کررکھی ہے جس کی وجہ سے ملزم کو ٹرائل کورٹ سے اجازت حاصل کرنا پڑی۔

خصوصی مکوکا عدالت کے جج چکور شری کرشنا باوسکر نے ملزم کی پیروی کرنے والے ایڈوکیٹ شریف شیخ (جمعیۃ علماء مہاراشٹر ارشد مدنی) کے دلائل کی سماعت کے بعد ملزم کو ممبئی سے باہر اس کے آبائی وطن پونے جانے کی اجازت دے دی حالانکہ سرکاری وکیل وبھئے بگاڑے نے ملزم کی ممبئی شہر سے باہر جانے کی عرضداشت کی مخالفت کی تھی۔ دوران سماعت ایڈوکیٹ شریف شیخ نے عدالت کو بتایا کہ جیل سے رہائی کے بعد سے ملزم ممبئی میں قیام پذیر ہے اور اس دوران اس نے ضمانت شرائط کی مکمل پاسداری کی ہے نیز ملزم کا آبائی شہر پونے ہیں جہاں اس کے والدین اور فیملی رہائش پذیر ہیں لہذ ملزم کو اس کے والدین کی عیادت اور فیملی سے ملاقات کی انسانی بنیادوں پر اجازت دی جانی چاہئے۔ ایڈوکیٹ شریف شیخ نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزم عدالت کی جانب سے عائد کی جانے والی اضافی شرائط کی پاسداری کرنے کے لیئے تیار ہے۔

فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد خصوصی جج نے منیب میمن کو پندرہ دنوں کے لیئے ممبئی سے باہر پونے شہر جانے کی اجازت دے دی۔ عدالت نے ملزم کو ہدایت دی کہ وہ پونے میں کس جگہ رہے گا اس کی تفصیل نیز مقامی پولس اسٹیشن میں ہر دوسرے حاضری دے گا۔ پونے سے واپسی پر اے ٹی ایس کالا چوکی پولس اسٹیشن میں حاضری لگائے گا۔

واضح رہے کہ 20رستمبر 2024رکو بامبے ہائی کورٹ کی دورکنی بینچ کے جسٹس ریوتی موہتے ڈیرے اور جسٹس شرمیلا دیشمکھ نے ملزم منیب میمن کو مشروط ضمانت پر رہا کیئے جانے کا حکم جاری کیا تھا۔ ٹرائل کورٹ میں ملزم منیب میمن کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی قانونی امداد فراہم کررہی ہے، جمعیۃ علماء کے توسط سے منیب میمن نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں کیویٹ بھی داخل کیا ہے لیکن ابتک ریاستی حکومت نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج نہیں کیا ہے۔

پونے جنگلی مہاراج روڈ مقدمہ میں ریاستی انسداد دہشت گرد دستہ نے ملزمین عمران خان پٹھان، فیروز سید، عرفان مصطفی لانگڑے، اسعد خان جمشید خان، منیب اقبال میمن، فیروز شیخ باغبان، سید عارف بیابانی، اسلم شیخ اور اسعد اللہ اختر کو بم دھماکوں کی سازش میں ملوث ہونے کے الزامات کے تحت سال 2012ر میں پونے شہر اور ملک کے مختلف مقامات سے گرفتار کیا تھا۔

ایس ٹی ملازمین، مسافروں کی خدمت کو عبادت سمجھ کر انجام دیں نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا مشورہ، ایس ٹی کو فائیو اسٹار سروس بنانے کا عزم

تھانے (آفتاب شیخ) ایس ٹی ملازمین کو چاہیے کہ وہ مسافروں کی خدمت کو عبادت سمجھ کر اپنی ذمہ داری نبھائیں۔ حکومت نہ صرف ایس ٹی کے احیاء کے لیے پُرعزم ہے بلکہ ملازمین کی فلاح و بہبود کا بھی مکمل خیال رکھتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کھوپٹ بس اسٹینڈ پر تزئین و آرائش شدہ ڈرائیور کنڈکٹر ریسٹ ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت ریاستی وزیر برائے ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائیک نے کی، جب کہ وزیر صحت پرکاش ابٹکر، وزیر مملکت برائے خزانہ و منصوبہ بندی آشیش جیسوال، ایس ٹی کارپوریشن کے نائب صدر و منیجنگ ڈائریکٹر وویک بھیمن راؤ سمیت دیگر اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے اس موقع پر کہا کہ حکومت ایس ٹی کا چہرہ بدلنے اور اسے فائیو اسٹار "ٹرانسپورٹ سروس میں تبدیل کرنے کے لیے سنجیدہ ہے۔ پرائیویٹ- پبلک پارٹنرشپ کے ذریعے ایس ٹی کارپوریشن کو جدید بس پورٹس کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ مسافروں کو ہوائی اڈے جیسی خدمات میسر آسکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مہاراشٹر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (MIDC) کے ذریعے 500 کروڑ روپے کی لاگت سے 191 بس اسٹینڈوں کو جدید بنایا جارہا ہے، اور حکومت کا مقصد گڑھے سے پاک بس اسٹینڈز "کی تعمیر ہے۔ اسی طرح، ہر ڈپو میں ایئر کنڈیشن، صاف اور آرام دہ ریسٹ روم بنانے کی ہدایت بھی دی گئی ہے تاکہ ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کو اپنی ڈیوٹی کے بعد ذہنی سکون حاصل ہوسکیں۔ ریاستی وزیر برائے ٹرانسپورٹ پرتاپ سارنائیک نے اعلان کیا کہ ایس ٹی ملازمین اور ان کے اہل خانہ کی صحت کے لیے ریاست بھر میں 100 بستروں پر مشتمل کیش لیس اسپتال قائم کیے جائیں گے، جو پبلک- پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلائے جائیں گے۔ یہ منصوبہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی سالگرہ کے موقع پر شروع کیا جائے گا۔ ان اسپتالوں میں مہاتما پھولے جن آروگیہ یوجنا کے تحت ایس ٹی ملازمین کو مفت طبی سہولیات فراہم کی جائیں گی، جس سے عام عوام کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں ایس ٹی ملازمین اور مسافر موجود تھے، جنہوں نے حکومت کے ان اقدامات کا خیر مقدم کیا۔

پی ایم مودی کے دورہ امریکہ کے دوران تجارت ٹیکنالوجی کی منتقلی، غیر قانونی ہجرت

نئی دہلی ۔ 9رفروری۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے آئندہ دورہ امریکہ کو انتہائی اہم" قرار دیتے ہوئے یو ایس انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ فورم (یو ایس آئی ایس پی ایف) کے صدر اور سی ای او مکیش اگھی نے زور دے کر کہا کہ یہ سفر جغرافیائی سیاسی صف بندی کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اس دوران تجارتی تعلقات، ٹیکنالوجی کی غیر قانونی منتقلی اور غیر قانونی منتقلی کے معاملے پر بھی بات ہوگی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، اگھی نے پی ایم مودی اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان ابتدائی بات چیت کی اہمیت کو اجاگر کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ مشترکہ مقاصد پر صف بندی سے دونوں معیشتوں کی ترقی میں مدد ملے گی۔ اگھی نے کہا کہ یہ ایک بہت اہم دورہ ہے۔" یہ دورہ جغرافیائی سیاسی صف بندی کو جاری رکھنے کو یقینی بنانے کے بارے میں ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت کے حوالے سے مفاہمت اہم ہونے جارہی ہے۔

ایرواسپیس خلائی شعبہ کے مستقبل کی گواہی کا منتظر ہے۔ راجناتھ سنگھ

نئی دلی ۔ 9رفروری۔ ایم این این۔ مرکزیو زیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اتوار کو کہا کہ وہ بنگلورو میں ایرو انڈیا※ کے 15 ویں ایڈیشن میں شرکت کریں گے جس میں جدید دفاعی ٹیکنالوجی اور عالمی ہوا بازی کی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ ایرو انڈیا※ کو ایشیا کا سب سے بڑا ایئر شو کہا جاتا ہے، اور اس کی میزبانی جنوبی شہر یلہانکا کے ایئر فورس اسٹیشن پر کی جاتی ہے۔ وزیر دفاع نے ایکس پر پوسٹ کیا،" دو سالہ ایرو انڈیا کے 15 ویں ایڈیشن میں شرکت کے لئے بنگلور کے لیے نئی دہلی سے روانہ ہورہا ہے۔ ایرو۔ انڈیا 2025 جدید دفاعی ٹیکنالوجیز اور عالمی ہوا بازی کی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ ایرواسپیس سیکٹر کے مستقبل کا مشاہدہ کرنے کے منتظر ہیں۔ دفاعی پیداوار کے محکمے نے بھی ایکس پر 10 فروری کے شو کے بارے میں ایک اپ ڈیٹ شیئر کیا جو کہ 10 فروری کو ہوگا۔ اتوار کو ایکس پر ایک پوسٹ میں، محکمہ نے کہا کہ وزیر دفاع 10 فروری کو ایرو انڈیا 2025 میں انڈیا پویلین※ کا افتتاح کریں گے۔ ایرو انڈیا※ ایک دو سالہ ہوائی شو اور ہوا بازی کی نمائش ہے جو بنگلورو میں منعقد ہوتی ہے، جس کا اہتمام دفاعی نمائش آرگنائزیشن، دفاعی پیداوار کے محکمہ، وزارت دفاع کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کی اہم ایرواسپیس اور دفاعی نمائش ہے جہاں عالمی ایرو وینڈرز اور ہندوستانی فضائیہ (IAF) پیچھے سے پیچھے ایروبیٹک فلائنگ ڈسپلے کے ساتھ شائقین کو پرجوش کرتے ہیں۔ عہدیداروں نے بتایا کہ ایک فلیگ شپ ایونٹ ایرو انڈیا※ عالمی صنعت کے رہنماؤں، سرکاری حکام، ٹیکنالوجی ماہرین اور دفاعی حکمت عملی کے ماہرین کو ایک چھت کے نیچے اکٹھا کرتا ہے۔ وزارت دفاع نے ایرو انڈیا 2025 سے قبل کہا کہ" یہ تقریب نہ صرف ملک کی تکنیکی صلاحیتوں اور اختراعات کو ظاہر کرتی ہے بلکہ بین الاقوامی تعاون اور اسٹریٹجک ڈائیلاگ کے لیے ایک متحرک پلیٹ فارم بھی فراہم کرتی ہے۔

ایف ڈی آئی کو مزید فروغ دینے کے لیے طریقہ کار میں نرمی لانا حکومت کے زیر غور۔ حکام

نئی دلی ۔ 9رفروری۔ ایم این این۔ ایک سرکاری اہلکار نے بتایا کہ حکومت ملک میں مزید غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) کو راغب کرنے کے لیے کچھ شعبوں میں طریقہ کار کو مزید آسان بنانے پر غور کررہی ہے۔ صنعت اور اندرونی تجارت کے فروغ کے محکمے (DPIIT) نے مختلف سرکاری محکموں، ریگولیٹرز، انڈسٹری ایسوسی ایشنز، ایڈوائزری اور لاء فرموں، پنشن فنڈز، پرائیویٹ ایکویٹی اور وینچر کیپٹلز کے ساتھ اسٹیک ہولڈرز کی مشاورت کی ہے۔ محکمہ نے ملک میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کو مزید راغب کرنے کے طریقوں کے بارے میں ان کی آراء طلب کیں۔ اہلکار نے کہا کہ ہم نے مشاورت مکمل کرلی ہے۔ محکمے کو مختلف مسائل پر تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ چیزوں کو ابھی حتمی شکل نہیں دی گئی ہے... طریقہ کار کے محاذ پر اصولوں میں نرمی کو دیکھ رہے ہیں۔ تاہم، اہلکار نے ان شعبوں کا انکشاف نہیں کیا جہاں حکومت طریقہ کار میں نرمی پر غور کررہی ہے۔ مشاورت میں، جو مسائل اٹھائے گئے ان میں ای کامرس کے کھلاڑیوں کو صرف برآمدی مقاصد کے لیے آن لائن تجارت کے انوینٹری پر مبنی ماڈلز میں ایف ڈی آئی حاصل کرنے کی اجازت دینا شامل تھا۔

حکومتی اقدامات کے باعث زچگی اور شیر خوار بچوں کی شرح اموات میں کمی آئی۔ انوپریا پٹیل

نئی دلی ۔ 9رفروری۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر مملکت برائے صحت انوپریہ پٹیل نے لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے دوران کہا کہ ہندوستان نے زچگی کی شرح اموات (ایم ایم آر) اور بچوں کی اموات کی شرح (آئی ایم آر) کو بہتر بنانے میں بڑی پیشرفت کی ہے اور عالمی اہداف کو پورا کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔ اگر کوئی زچگی اور بچوں کی اموات کی شرح - ایم ایم آر اور آئی ایم آر میں ہونے والی مجموعی عالمی پیشرفت سے اس کا موازنہ کرے تو ہندوستان کی ترقی بہتر ہے۔ اگر کوئی عالمی نمبروں پر نظر ڈالے، جبکہ گزشتہ 30 سالوں میں ایم ایم آر کے لیے گراوٹ کی عالمی شرح - 1990 اور 2020 کے درمیان 42٪ رہی ہے، ہندوستان کے لیے یہ کمی 83٪ رہی ہے۔ اس کے علاوہ، اسی مدت میں بچوں کی شرح اموات میں کمی کی عالمی شرح 55 فیصد رہی ہے، اور ہندوستان میں یہ کمی 69 فیصد رہی ہے۔ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان کا آئی ایم آر 2013 میں 39 فی 1000 زندہ پیدائشوں سے کم ہوکر 2020 میں 28 فی 1000 زندہ پیدائشوں پر آگیا، اور ایم ایم آر 2014 میں 167 فی لاکھ زندہ پیدائش سے کم ہوکر 2020 میں 97 فی لاکھ زندہ پیدائش پر آگیا۔ وزیر نے کہا کہ تعداد میں نمایاں بہتری حکومت ہند کے قومی صحت مشن (NHM) کے تحت اٹھائے گئے جامع اقدامات کا نتیجہ ہے۔

ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے حکومت اور آر بی آئی مل کر کام کریں گے۔ وزیر خزانہ

نئی دلی 9رفروری۔ ایم این این۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارامن نے ہفتہ کو کہا کہ حکومت کی مالیاتی پالیسی اور ریزرو بینک آف انڈیا کے مالیاتی اقدامات کا مشترکہ اثر کھپت اور نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے میں مدد کرے گا اور اس طرح اقتصادی ترقی کو تیز کرے گا۔ دہلی میں مرکزی بینک کے بورڈ کے ساتھ میٹنگ کے بعد میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، سیتارامن نے کہا کہ کھپت سے چلنے والے نمو کے محرکات کو واضح طور پر متعدد فرموں کے ذریعہ محسوس کیا جارہا ہے جنہیں سرمایہ کاری کے فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ "میں اسے ایک مثبت نشانی کے طور پر دیکھتی ہوں اور (آر بی آئی کی طرف سے جمعہ کی شرح میں کمی) کے ساتھ، چیزیں ایک ساتھ صف بندی میں چل سکتی ہیں۔ وزیر نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حکومت ترقی کو بڑھانے اور افراط زر پر قابو پانے کے لیے آر بی آئی کے ساتھ اچھی طرح سے مربوط انداز میں کام کرتی رہے گی۔ آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا نے کہا کہ مارکیٹ کی قوتیں امریکی ڈالر کے حوالے سے روپے کی قدر کا فیصلہ کرتی ہیں اور مرکزی بینک کرنسی کی قدر کی روزانہ کی نقل وحرکت کے بارے میں فکرمند نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی بینک درمیانی سے طویل مدت میں روپے کی قدر پر توجہ دیتا ہے۔

مودی حکومت نے ایک سال میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر 11 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے۔ سندھیا

نئی دلی ۔ 9رفروری۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر جیوترادتیہ سندھیا نے ہفتہ کو کہا کہ مودی حکومت نے پچھلے ایک سال میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر 11 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے ہیں، جب کہ کانگریس کی قیادت والی یو پی اے حکومت اس محاذ پر سالانہ صرف 2 لاکھ کروڑ روپے خرچ کرتی تھی۔ حال ہی میں پیش کیے گئے مرکزی بجٹ میں کی گئی مختلف دفعات کو اجاگر کرنے کے لیے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ بجٹ ہندوستان کو خود کفیل بنائے گا اور اس کا مقصد اسے 2047 تک وشوا گورو کے طور پر قائم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا، وزیر اعظم نریندر مودی نے ہمیشہ کہا ہے کہ وہ غریب، کسان، خواتین اور نوجوانوں کو ہمارے ملک میں صرف چار ذاتیں سمجھتے ہیں، اور یہ بجٹ ان چار زمروں پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ پچھلے ایک سال میں، بنیادی ڈھانچے پر 11 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ یو پی اے اس محاذ پر صرف 2 لاکھ کروڑ روپے خرچ کرتا تھا۔

کینیڈا کی جانب سے حزب التحریر کے خلافت کانفرنس کی اجازت دینے کا خطرناک نظیر

ایک ایسا قدم جس نے ایک شدید تنقید کو ہوا دی ہے، جیسا کہ کینیڈا نے ایک حزب التحریر کے اجتماع کی میزبانی کرنے کا طے کیا ہے، جو ایک اسلامی انتہا پسندی تنظیم ہے، جس پر دنیا کے بہت سارے ممالک میں پابندی عائد کی گئی ہے۔ خلافت کانفرنس کے بارے میں سوال کھڑے کیے جاتے ہیں، جس کا انعقاد 18 جنوری، 2025 ہیملٹن میں ہوا، کیونکہ یہ انتہا پسندی نظریات کو پھیلا سکتے ہیں اور ہزاروں مسلم نوجوانوں کی مستقبل کو پوری دنیا میں خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ کینیڈا میں، حزب التحریر اب بھی اپنا کام جاری رکھے ہیں، جبکہ یو کے، ہندوستان، پاکستان اور جرمنی جیسے ممالک میں ان پر پابندی عائد ہے، ان کے انتہا پسندی ایجنڈا اور بیانیے کی وجہ سے۔ ان کی مسلسل دعوت اس ملک کے عہد پر سوال اٹھاتا ہے، جو انتہا پسندی کو روکتے ہیں اور تنوع معاشرتی اتحاد کی حفاظت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ جماعت کہتی ہیں کہ یہ تشدد کے خلاف ہے اور اسلامی قانون کو مانتے ہیں، ان کے ماضی عمل اس چیز کو دھوکہ دیتا ہے۔ یہ صرف ان کا جامع مقصد نہیں ہے یہ پوری دنیا میں خلافتی حکومت اسلام کے سخت شریعہ قانون عائد کرنا۔ یہ قابل عمل نہیں ہے۔ بلکہ یہ بنیادی طور پر وطن پرستی کہ نظریہ اور ہم عصری جمہوری اقدار دونوں کے خلاف ہے۔ کینیڈا قدیم اور متنازعہ نظریہ کی عزت کرتا ہے جس کا آج کے تکثیری اور متصل والے دنیا میں جگہ نہیں ہے، اگر ان جیسے اجتماع کی اجازت دی جاتی ہے۔ خلافت کا نظریہ میں، حزب التحریر قومی طاقت کی خلاف کرتا ہے ایک اسلامی ریاست کو بنانے کے لیے، جو مسلمان اقوام کے تنوع اور اس کے مختلف تہذیبی اعمال کو نظر انداز کرتے ہیں۔ یہ جماعت واضح طور پر موجودہ حکومت کو خلافت قائم کرنے کے لیے گرا دیتے ہیں، اور ان کے رہنما ایسے بیانیہ دیتے ہیں، جیسا کہ مزین عبد العظیم، ویڈیو میں۔ ان کے مذہبی حقیقت کے باوجود، یہ پیغام معاشرتی شمولیت اور قومی اتحاد کے اقدار کو چیلنج کرتا ہے۔ عالمی قوم جیسا کہ وہ ممالک جہاں پر سب سے زیادہ مسلم لوگ رہتے ہیں وہ خطرے میں ہوتے ہیں ان کے نظریات کی وجہ سے جن کا مقصد تقسیم کی بیج بونا ہے اور ایک مجودہ معاشرتی ڈھانچے کو گرادینا ہے۔ اس طرح کی انتہا پسندی بیانیے کے سب سے زیادہ متاثرین مسلم نوجوان ہیں، جو اکثر اپنے تہذیبی ورثے اور جدید زندگی کی حقیقت کے بیچ میں پھنس جاتے ہیں۔ حزب التحریر کا پیغام ان کے مایوسی تفہیم اور پہچان کی لڑائی کو غلط طریقے سے استعمال کرتے ہیں، اور انہیں متحدہ اسلامی ریاست کے بعید خواب دکھاتے ہیں جو کہ حقیقی دنیا کی پیچیدگیوں سے کوسوں دور ہیں۔ یہ بیانیہ نوجوان لوگوں کو انتہا پسندی کی طرف دھکیلتا ہے اور معاشرے میں مثبتی عمل کرنے سے ان کی توجہ دوسری طرف موڑ دیتے ہیں، انہیں ناممکن آئیڈیل کا خواب دکھا کر کے۔ کینیڈا کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ اپنے پالیسی اور اعمال کو غیر ارادی طریقے سے ان جیسے خطرناک نظریات کو اجازت نہ دیں، کیونکہ یہ ایک جمہوری اور تنوع والے ملک ہے۔ ان جیسے کانفرنس کی اجازت دے کر، صرف یہ انتہا پسندی کے نظریات کو مقام دینا نہیں ہے بلکہ اعتدال پسند مسلم نوجوانوں کی کوشش کو ناکام بنادینا ہے جو شمولیتی اور ہم آہنگی کے ساتھ اسلامی قانون کو موجودہ زندگی کے اندر شامل کرتے ہیں۔ ان کے ناقابل قبول کے باوجود، حزب التحریر کی عالمی ریاست کا خواب ایک شدید غلطی ہے، یہ اسلامی دنیا کے اندر تنوع کو نظر انداز کرتے ہیں، جہاں پر ناقابل قبول ہے ایک سیاسی وجود کو قائم کرنا تہذیبی، زبانی اور تاریخی اختلافات کی وجہ سے۔ مزید برا ل، جمہوریت، صنفی مساوات اور سوچنے کی آزادی یہ بالکل الگ ہے اس جماعت کے اسلامی قانون کی سختی تشریح کے ساتھ، جیسا کہ ان کے مکتوبہ قانون میں بیان کیا گیا ہے۔ حزب التحریر کے اختصاصی اور آمرانہ تصور تکثیری اور مشترکہ وجود کے ساتھ ناقابل قبول ہے جو موجودہ زمانے کے عکاسی کرتا ہے۔ کینیڈا اس خطرناک نظیر کی طرف لوٹنے کا خطرہ مول رہے ہیں جہاں انتہا پسندی جواز کو ظاہر کرتے ہیں بولنے کی آزادی اور مذہبی مظاہرے کے بہانے، اگر ان جیسے خیالات کی اجازت دی جائے۔ اگرچہ بولنے کی آزادی کا حق ضروری ہے کسی بھی جمہوری، معاشرتی ہم آہنگی اور قومی حفاظت کے لیے، اس کی وجہ سے اسے قربان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لاکھوں مسلم نوجوان کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کرنے کے باوجود، کینیڈا اسی اصول کے ساتھ صلح کرتے ہیں خلافت کانفرنس کے میزبانی کی حمایت کو قبول کرکے۔ عالمی اقوام کو ان جیسے انتہا پسندی نظریات کے خلاف کھڑے ہونے کی ضرورت ہے اور یقینی بنانا ہے کہ وہ دنیا میں کہیں بھی اپنا گھر نہیں بنا سکے۔ خلافت جیسا تصور، تاریخ گواہ ہے کہ یہ اختلاف پھیلاتے ہیں اور وطن پرستی کے آئیڈیل کے ساتھ ناقابل قبول ہے، اس کی تعریف نہیں کیا جانا چاہیے۔ دنیا میں ایک ایسے نظام کی ضرورت ہے جو ترقی اور اتحاد کو فروغ دے، نہ کہ وہ جو انتہا پسندی اور تقسیم کا بیج بوئے۔

انشا وارثی فرانکوفون اور جرنلزم اسٹڈیز،
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

بھوکر میں ضلع سیشن عدالت کی نئی عمارت سے عدالت میں

آنے والے تمام لوگوں کو انصاف ملے گا: جسٹس نیتن سوریونشی

پروگرام میں سابق وزیراعلیٰ اشوک راؤ چوہان اور رویندر چوہان، ایم ایل اے سری جیا چوہان کی مرکزی موجودگی

ناندیڑ، 9 فروری: "جمہوریت کو مضبوط بنانے کے لیے عدالتی نظام موجود ہے۔ عدالتی نظام میں بنیادی سہولیات فراہم کرنا ضروری ہے، اس سے عدالتی نظام زیادہ موثر ہوگا اور اس سے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ بھوکر میں ضلع سیشن عدالت کی اس نئی توسیعی عمارت سے سب کو سازگار ماحول ملے گا اور عدالت میں آنے والوں کو انصاف ملے گا،" یہ یقین دہانی بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس اور ناندیڑ ضلع کے گارڈین جج نیتن بھگوانت راؤ سوریونشی نے کرائی ہے۔ "بھوکر میں 14 کروڑ 51 لاکھ 65 ہزار روپے خرچ کر کے بنائی گئی اضافی ضلع اور سیشن عدالت کی نئی توسیعی عمارت کا افتتاحی پروگرام آج جسٹس نیتن بھگوانت راؤ سوریونشی کے ہاتھوں انجام پایا۔ اس موقع پر بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ایس پی برمے، ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اور ایم پی اشوک راؤ چوہان، ایم پی رویندر چوہان، ایم ایل اے سری جیا چوہان، چیف ڈسٹرکٹ جج سریکھا کوسمکر، بار کونسل آف مہاراشٹر اور گوا کے ممبر ایڈووکیٹ وی ڈی سالنکھے، ایڈووکیٹ ستیہیش دیشمکھ، بار کونسل آف انڈیا اور گوا کے ممبر ایڈووکیٹ آشیش دیشمکھ، ڈسٹرکٹ کورٹ بھوکڑ کے یونس خان خرادی، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میگھنا کاولی، ریلوے کے ڈویژنل منیجر نیتی سرکار، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پانڈورنگ بورگاونکر، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور عدالتی افسران، ملازمین، سینئر وکلاء کی موجودگی تھی۔ سابق وزیر اعلیٰ اور ایم پی اشوک راؤ چوہان کے ہاتھوں پہلے بھوکر میں ضلع سیشن عدالت کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ آج ان کی موجودگی میں اس نئی عمارت کا افتتاح اور افتتاح ہورہا ہے۔ ان کی کوششوں کی بدولت ہی یہ عمارت مکمل ہوئی ہے،" جسٹس نیتن بھگوانت راؤ سوریونشی نے کہا۔ عدالت کے احاطے میں کام کرنے والوں نے اپنے فرائض کے ساتھ ایماندار رہ کر عدالتی عمل کو مزید موثر بنانے پر زور دینا چاہیے۔ اور اس عمارت کو صاف اور خوبصورت رکھنے کے لیے بھی کوشش کریں۔ کسی بھی عمارت کے قیام کے لیے بہت سے جدوجہد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس عمارت کی تعمیر کے لئے بہت سے محنت کشوں کا تعاون حاصل ہوا ہے۔" بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ایس پی برمے نے کہا۔ "نئی عمارت کے ساتھ دیگر سہولیات بھی آہستہ آہستہ شروع کی جائیں گی۔ وکلاء اور عدالتی افسران و ملازمین کو جڑ کی سطح کے فریق کو مرکز میں رکھ کر کام کرنا چاہیے۔ اور بدلتی ہوئی صورتحال میں وکلاء کو ناانصافی سے محروم رہنے والے لوگوں کے لیے کام کرنا چاہیے۔" "بھوکر کی عدالت کی نئی اور پرانی عمارت تین جگہوں پر جڑی ہوئی ہے اور یہ عمارت کل 27,000 مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ یہ عمارت تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ اس عمارت میں بزنس سینٹر، فرنٹ آفس، میڈیا سینٹر، ریکارڈ روم، بار روم، خواتین اور مرد گواہ روم، سرکاری وکیل کا دفتر، خواتین اور مردوں کے لیے اسٹاف روم، مشاورت روم وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پارکنگ، کورٹ ہال، جج چیمبر، اینٹی چیمبر، کورٹ آفس وغیرہ کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے۔" "پودوں کی نگہداشت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس پروگرام کا آغاز معززین کے ہاتھوں پودے کو پانی دے کر کیا گیا۔ اس موقع پر بار کونسل آف مہاراشٹر اور گوا کے ممبر ایڈووکیٹ وی ڈی سالنکھے، ایڈووکیٹ ستیہیش دیشمکھ، بار کونسل آف انڈیا اور گوا کے ممبر ایڈووکیٹ آشیش دیشمکھ، چیف ڈسٹرکٹ جج سریکھا کوسمکر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام کا افتتاح بھوکڑ ایڈووکیٹ ایسوسی ایشن کے صدر ایڈووکیٹ سندیپ بھیمراؤ کمبھے نے کیا اور شکریہ ضلع عدالت بھوکڑ کے یونس خان خرادی نے ادا کیا۔

لاڈلی بہن یوجنا: غیر مستحق خواتین سے رقم واپس لینے کے لیے 'ہیڈ' تیار، ریاستی حکومت کا بڑا فیصلہ

ممبئی: (ورق تازہ نیوز) لاڈلی بہن یوجنا: وزیر اعلیٰ لاڈلی بہن یوجنا (Bahin Ladki Yojana) کا فائدہ اٹھانے والی کئی خواتین رقم واپس کرنے کی تیاری میں ہیں۔ اکیلے پونے میں تقریباً 75,000 خواتین نے رقم

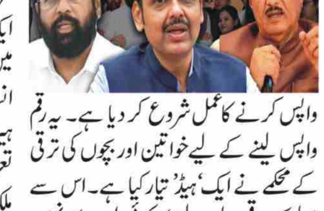

واپس کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ یہ رقم واپس لینے کے لیے خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے نے ایک 'ہیڈ' تیار کیا ہے۔ اس سے پہلے تک رقم واپس لینے کا کوئی طریقہ کار نہیں تھا، اس لیے رقم واپس نہیں لی جا رہی تھی۔ لیکن اب غیر مستحق خواتین سے رقم واپس لینے کے لیے ایک 'ہیڈ' تیار کیا گیا ہے۔ اس لیے جن کے گھر میں گاڑیاں ہیں یا دیگر اسکیموں سے فائدہ اٹھایا ہے، ایسی غیر مستحق کئی خواتین نے رقم واپس کرنا شروع کر دیا ہے۔ غیر مستحق ہونے کے باوجود فائدہ اٹھانے کی وجہ سے قانونی کارروائی کا سامنا ہوسکتا ہے، اس خوف سے کئی خواتین رقم واپس کرنے کی تیاری میں ہیں۔ کئی اضلاع میں ضلع پریشد کے دفاتر کے باہر رقم واپس کرنے کے لیے قطاریں لگ گئی ہیں۔ جو خواتین قوانین میں نہیں آتی ہیں، انہیں لڑکی بہن یوجنا سے خارج کر دیا گیا ہے۔ سنجے گاندھی نرادھار یوجنا سے فائدہ اٹھانے والی یا 65 سال کی عمر پوری کر چکی خواتین کو غیر مستحق قرار دیا گیا ہے۔ غیر مستحق بہنوں کو 28 جون 2024 اور 3 جولائی 2024 کو دیے گئے سرکاری فیصلے کے مطابق ''وزیر اعلیٰ میری پیاری بہن'' یوجنا سے خارج کر دیا گیا ہے۔

31 مارچ 2026 سے پہلے ہم ملک سے نکسل ازم کا خاتمہ کردیں گے۔ امیت شاہ

نئی دلی۔ ?9 فروری۔ ایم این این۔ چھتیس گڑھ کے بیجاپور میں سیکورٹی فورسز نے 31 نکسلیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ جناب امت شاہ نے اسے ہندوستان کو نکسل فری بنانے کی سمت میں سیکورٹی فورسز کے لیے ایک اہم کامیابی قرار دیا ہے۔ 'X' پر ایک پوسٹ میں، مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ سیکورٹی فورسز نے ہندوستان کو نکسل فری بنانے کی اپنی کوششوں میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے، اس آپریشن میں 31 نکسلائیٹس مارے گئے اور بڑی مقدار میں ہتھیار اور دھماکہ خیز مواد برآمد کیا گیا۔ مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون کے وزیر نے کہا کہ آج انسان دشمن نکسل ازم کو ختم کرتے ہوئے ہم نے دو بہادر سپاہیوں کو کھو دیا ہے۔ قوم ہمیشہ ان ہیروز کی مقروض رہے گی۔ جناب امت شاہ نے شہید فوجیوں کے اہل خانہ کے تئیں اپنی دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ 31 مارچ 2026 تک ہم ملک سے نکسل ازم کا خاتمہ کر دیں گے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ کسی بھی شہری کو اس کی وجہ سے اپنی جان نہ گنوانی پڑے۔

کسان سیاسی طاقت اور اقتصادی صلاحیت رکھتے ہیں انہیں کسی کی مدد پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ نائب صدر

نئی دلی۔ ?9 فروری۔ ایم این این۔ نائب صدر جمہوریہ ہند جگدیپ دھنکڑ نے آج کہا کہ کسان فراہم کنندہ ہیں اور انہیں کسی کی مدد پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ چتوڑ گڑھ میں "اکھل میواڑ ریجن جاٹ مہاسبھا" سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا، "جب کسانوں کی اقتصادی حالت بہتر ہوتی ہے تو ملک کی حالت بھی بہتر ہوتی ہے۔ آخر کار، کسان ہی فراہم کنندہ ہیں اور انہیں کسی کی طرف دیکھنے یا کسی پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کسان اپنے مضبوط محنتی ہاتھوں کے ساتھ سیاسی طاقت اور اقتصادی صلاحیت رکھتے ہیں۔" انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا'' چاہے کچھ بھی ہوجائے، چاہے کتنی ہی رکاوٹیں آئیں، کوئی بھی بھارت کی ترقی کے سفر میں کسانوں کے کردار کو کمزور نہیں کرسکتا۔ آج کی حکمرانی کے نظام کا کسانوں کے تئیں جھکاو? ہے۔'' پچیس سال قبل ہونے والی جاٹ ریزرویشن تحریک کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "میں یہاں پچیس سال بعد آیا ہوں، اور پچیس سال پہلے یہاں ایک عظیم کام انجام پایا تھا۔ سماجی انصاف کی جدوجہد کا آغاز ہوا، اور جاٹوں سمیت کچھ دیگر ذاتوں کو ریزرویشن ملا۔ یہ پہل 1999 میں شروع ہوئی، جب سماج کے نامور افراد موجود تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہم نے یہاں، اس مقدس سرزمین، دیونگری، میواڑ کے ہریدوار میں بنیاد رکھی اور کامیابی حاصل کی، اور آج اس کوشش کے نتائج ملک اور ریاست کی انتظامی خدمات میں نظر آ رہے ہیں۔ اسی سماجی انصاف اور ریزرویشن کی بنیاد پر، جنہیں اس سے فائدہ پہنچا، وہ آج حکومت میں اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ میری ان سے درخواست ہے—— پیچھے مڑ کر دیکھیں اور کبھی نہ بھولیں کہ اسی سماج کی حمایت اور کوششوں نے ہمیں سماجی انصاف دیا... جب بھی کوئی تحریک چلتی ہے، خاص طور پر ریزرویشن سے متعلق، لوگ خوفزدہ ہوجاتے ہیں۔

سمیت غذا کھانے سے 8-10 طلباء کو قئے، متلی

واگھالہ گاؤں کے آشرم اسکول میں تمام طلباء کی صحت مستحکم

ناندیڑ: 9/فروری: (ورق تازہ نیوز) طبی ذرائع کے مطابق، واگھالہ گاؤں میں ماتاجی ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ کے زیر انتظام پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری آشرم اسکول کے متاثرہ طلباء کی حالت مستحکم ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر برائے سماجی بہبود، جناب شیوانند مینگیرے نے اطلاع دی ہے کہ انتظامیہ اس صورتحال پر قریب سے نظر رکھے ہوئے ہے۔ آج صبح 9 بجے، واگھالہ گاؤں میں ماتاجی ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ کے زیر انتظام پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری آشرم اسکول کے 8-10 رہائشی طلباء نے کھانا کھانے کے بعد قے اور متلی محسوس کی۔ ان کو فوری طور پر ناندیڑ کے گورنمنٹ میڈیکل اسپتال میں علاج کے لئے لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ اب ان کی حالت مستحکم ہے۔ آشرم اسکول کے اساتذہ نے تمام 59 طلباء کو علاج کے لئے وشنو پوری گورنمنٹ اسپتال ناندیڑ میں داخل کرایا ہے۔ پسماندہ طبقات کے بہبود کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر، جناب شیوانند مینگیرے نے طلباء کی عیادت کی اور ان کی حالت کے بارے میں ڈاکٹروں سے بات چیت کی۔ انہوں نے بتایا کہ طلباء کی صحت اچھی حالت میں ہے اور انہیں طبی نگرانی میں رکھا گیا ہے۔

تجسس سے مختلف موضوعات پر ادب کی تخلیق

ریاستی سطح کی ادبی کانفرنس میں ڈاکٹر اچیوت گوڈبولے کا دعویٰ

ساگرولی (ناندیڑ) 9 فروری: میں بچپن سے ہی کائنات، انسانوں اور فطرت کی تخلیق کے بارے میں بے حد متجسس رہا ہوں۔ مجھے تجسس کی وجہ سے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ بعد میں، میں اپنی تحریر کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مشہور ہوا، اور میں نے مختلف موضوعات پر 56 کتابیں تیار کیں، سینئر ادبی شخصیت ڈاکٹر اچیوت گوڈبولے ساگرولی (ضلع بلولی) میں ریاستی سطح کی مراٹھی ادبی کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے اپنے عہدہ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر، دیگلور-بلولی کے ایم ایل اے جیتیش انتاپورکر، کانفرنس کے استقبالیہ اسپیکر اور سنسکرت سموردھن منڈل کے چیئرمین پرمود دیشمکھ، سابق ایم ایل اے گنگادھر پٹنے، اور مہاراشٹر اسٹیٹ لٹریچر اینڈ کلچر منڈل کے رکن ڈاکٹر، پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ اس کے علاوہ مرتنڈ کلکرنی، مصنف دیوی داس پھولاری اور دیگر موجود تھے۔ صنعت اور مراٹھی زبان کے وزیر ادے سمنت نے آڈیو ویڑول میڈیا کے ذریعے اجتماع کو اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اتوار (9 تاریخ) کو ریاستی سطح کی مراٹھی ادبی کانفرنس کا انعقاد مہاراشٹرا اسٹیٹ لٹریچر اینڈ کلچر بورڈ، ممبئی اور یہاں کلچر کنزرویشن بورڈ نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ کتاب 'مسافر' نے بہت سے خودکشیوں کو روکا، اور بہت سے لوگوں نے 'بورڈ روم' کتاب پڑھ کر کاروبار کیا۔ مجھے اطمینان ہے کہ معاشرہ اس سے مستفید ہورہا ہے۔ کل کی دنیا ٹیکنالوجی پر مبنی ہے، اور ہر کسی کو یہ سمجھنے کے لیے مراٹھی میں کتابیں لکھی گئیں۔ ٹیکنالوجی کے ساتھ اپ ٹو ڈیٹ رہیں۔ اس کے مرکزی مصنفین، لوگوں، نظریات اور بنیادی باتوں کے وسیع مطالعہ، گانوں، مباحثوں اور مطالعہ کے ذریعے۔ لوگوں کا اعتماد اور میرا اعتماد بڑھتا گیا، اور میں شریک مصنف پیدا کرنے میں کامیاب رہا۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہاں تنظیم کے کام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ یہ پروگرام میرے حلقے میں ہورہا ہے۔ ایم ایل اے جیتیش انتاپور کر نے کہا کہ یہاں بہت سے پروگراموں کے ذریعے شہریوں کو بنایا جا رہا ہے۔ میری دلی خواہش تھی کہ یہ اجتماع ساگرولی میں کرمایوگا کی سرزمین پر ہو۔ مرتنڈ کلکرنی نے مستقبل میں ساگرولی میں ایک آل انڈیا مراٹھی ادبی کانفرنس منعقد کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ پرمود دیشمکھ نے تمام معززین اور مہمانوں کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ احاطے کا نام کرمایوگی بابا صاحب دیشمکھ کے نام پر رکھا گیا ہے، جو ایک ادبی شہر ہے، اور اسمبلی ہال کا نام مراٹھواڑہ کے شاعروں، مراٹھواڑہ کے زمینداروں کے نام پر رکھا گیا ہے۔ مہاجن کا نام دیا گیا۔ اس موقع پر ادبی شخصیات اور سامعین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

جشن امام اعظم ابوحنیفہ و دستار حفظ القرآن

ناندیڑ۔ مدرسہ کنزالایمان نوری چوک محبوب نگر میں ۷شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ مطابق 6/ فروری 2025ء جشن امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ و دستار حفظ القرآن منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں علمائے اہل سنت وائمہ عظام و دیگر عوام اہل سنت نے شرکت کی، خصوصیت کے ساتھ شہزادۂ بدر ملت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی جمال الدین صدیقی صاحب قبلہ کی آمد ہوئی اُن کا خیر مقدم جناب شیخ مولا بھائی، جناب فیروز بھائی، جناب پیر بھائی، جناب حسین بھائی نے گلپوشی فرما کر کیا، ساتھ ہی ساتھ علمائے اہل سنت حافظ وقاری شاہد رضا صاحب قبلہ نرسی و مولانا اسلام صاحب قبلہ کولمبی، قاری عبدالقادر صاحب قبلہ، مفتی شاکر رضا صاحب قبلہ نائیگاؤں، حافظ سلیم صاحب قبلہ، حافظ سرفراز صاحب قبلہ، مولانا فہیم الدین صاحب قبلہ، حافظ مجاہد صاحب قبلہ، قاری سعد اللہ صاحب قبلہ، قاری توصیف صاحب قبلہ، حافظ عبدالجبار صاحب بالاپور، و دیگر علمائے اہل سنت موجود رہے، محفل کی ابتداء قرآن کریم کی تلاوت سے حافظ و قاری کلام رضا صاحب مدرس مدرسہ کنزالایمان نے کیا، پروگرام کی صدارت حضرت حافظ و قاری توفیق صاحب قبلہ صدر المدرسین مدرسہ کنزالایمان و مولانا شاہ جہاں صاحب مدرس مدرسہ کنزالایمان نے کیا، بعدہ ? قاری رضوان احمد قادری کی نظامت میں جلسہ پروان چڑھتا گیا، علماء وعوام اہل سنت کی موجودگی میں ۳? بچوں کے سروں پر دستار حفظ القرآن کا حسین تاج رکھا گیا اور انہیں مہمان خصوصی حضرت مفتی جمال الدین صاحب قبلہ کے مقدس ہاتھوں سے سند حفظ القرآن دی گئی عوام اہل سنت کی جانب سے بھی انعامات سے نوازا گیا اور ساتھ ہی ساتھ جن پانچ طلبہ نے امسال نشت واحد میں قرآن کریم حفظ سنایا تھا، انہیں بھی امتیازی سند سے نوازا گیا اور خصوصیت کے ساتھ انہیں اُستاذ زمن ایواڈ دیا گیا اور جن بچوں نے سالانہ امتحان میں اوّل، دوم، سوم، اور ممتاز پوزیشن حاصل کی انہیں بھی ادارے کی جانب سے انعامات دیئے گئے بعدہ مہمان خصوصی نے اپنے ناصحانہ کلمات سے عوام اہلسنت کی رہنمائی فرمائی اور فرمایا علم ہی انسان کی پہچان ہے، قاری رضوان احمد قادری کی دیکھ بھال میں مہمان خصوصی کی دُعاء اور نیاز امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینہایت ہی احسن طریقہ سے محفل کا اختتام ہوا۔

دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات کے ہال ٹکٹ جاری نہیں کرنے پر اسکول انتظامیہ کے لیے انتباہ

نئی ممبئی، 9 فروری (ایجنسی) نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے محکمہ تعلیم کو شکایات موصول ہوئی ہیں کہ کچھ اسکولوں میں طلبہ کو دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات کے ہال ٹکٹ جاری نہیں کیے جا رہے، کیونکہ ان کے والدین تعلیمی فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ ایک سنگین معاملہ ہے جو طلبہ کے تعلیمی مستقبل پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر، نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے محکمہ تعلیم نے تمام نجی اسکولوں کو ہدایت دی ہے کہ اگر والدین مالی مشکلات کے باعث فیس ادا نہیں کر پا رہے، تو اسکول انتظامیہ ان سے رابطہ کرے اور انہیں ادائیگی کے متبادل فراہم کرے۔ تاہم، کسی بھی صورت میں طلبہ کو امتحانی ہال ٹکٹ جاری کرنے سے روکا نہ جائے۔ محکمہ تعلیم نے واضح کیا ہے کہ اسکول انتظامیہ کے پاس یہ اختیار موجود ہے کہ وہ اسکول چھوڑتے وقت تعلیمی فیس کی وصولی کو یقینی بنائے، لیکن امتحانات کے دوران ہال ٹکٹ کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالنا ناانصافی ہوگی۔ اگر کسی بھی طالب علم کو اس مسئلے کا سامنا ہو تو ان کے والدین نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ایڈیشنل کمشنر سنیل پوار سے 022-27567043 پر یا ڈپٹی کمشنر آف ایجوکیشن سنگھر تنا کھیلارے سے 022-27567067 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

نینو یوریا اور نینو ڈی اے پی کی خریداری میں 87 کروڑ کا گھوٹالہ، کسانوں کے نام پر محکمہ زراعت کی لوٹ: نانا پٹولے

ممبئی: مہاراشٹر میں کسانوں کی خودکشیوں کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا، مگر بی جے پی کی زیر قیادت مہایوتی حکومت کسانوں کی بہبود کے بجائے محض تشہیری مہم میں مصروف ہے۔ کسانوں کو مالی امداد دینے کے بلند بانگ دعوے کیے گئے، لیکن حقیقت میں محکمہ زراعت کے افسران اور وزراء نے ملی بھگت سے گھوٹالہ کرتے ہوئے اپنے خزانے بھر لیے۔ نینو یوریا اور نینو ڈی اے پی کی خریداری میں 158 کروڑ روپے کے معاہدے میں 87 کروڑ روپے کا بدعنوانی کی گئی ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے حکومت کو چیلنج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اس کرپشن کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کروانے کی جرآت دکھائیں۔ نانا پٹولے نے محکمہ زراعت میں بدعنوانیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے نینو یوریا اور نینو ڈی اے پی کی خریداری میں ہونے والے گھوٹالے کا پردہ فاش کیا ہے۔ یہ بدعنوانی 'مہاراشٹر ایگریکلچر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن' کے ذریعے ناگپور کی کمپنی 'پالیوال مہیشوری ہاؤس آف بزنس اینڈ ریسرچ' کے توسط سے کی گئی۔ کارپوریشن نے نینو یوریا اور نینو ڈی اے پی کی تیاری کے لیے خام مال کی خریداری کے نام پر پیشگی طور پر 158.79 کروڑ روپے ادا کیے، جبکہ حقیقت میں ان مصنوعات کو ایف سی او (IFFCO) سے خرید کر کسانوں تک پہنچایا جانا تھا۔ اس عمل میں خام مال کی خریداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ خریداری کا عمل زرعی محکمہ کی دیگر کارروائیوں کی طرح لوک سبھا انتخابات کے ضابطہ اخلاق کے نفاذ کے دوران الیکشن کمیشن کی اجازت کے بغیر غیر قانونی طور پر 30 مارچ 2024 کو ٹینڈر جاری کر کے کیا گیا۔ نانا پٹولے نے اس ضمن میں تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ 'مہاراشٹرا ایگریکلچر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن' نے ٹینڈر میں دی گئی قیمتوں کے مطابق نینو یوریا پلس 220 روپے فی 500 ملی لیٹر بوتل اور نینو ڈی اے پی 590 روپے فی 500 ملی لیٹر بوتل کے حساب سے حکومت کو 39 لاکھ 25 ہزار 866 بوتلوں کی فراہمی کی۔ جبکہ نینو یوریا کی آن لائن قیمت 93 روپے اور نینو ڈی اے پی کی آن لائن قیمت 273 روپے تھی۔ 'مہاراشٹر ایگریکلچر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن' نے ٹینڈر میں دی گئی قیمتوں کے مطابق (نینو یوریا 220 روپے فی 500 ملی لیٹر بوتل اور نینو ڈی اے پی 590 روپے فی 500 ملی لیٹر بوتل) اوسطاً 222 روپے فی بوتل زیادہ قیمت پر خرید کر 87 کروڑ 15 لاکھ 42 ہزار 252 روپے کی کرپشن کی۔ نانا پٹولے نے کہا کہ آئی ایف ایف سی او 'مہاراشٹرا ایگریکلچر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن' کا ڈسٹری بیوٹر ہے اور 2023-24 میں دیگر اشیاء آئی ایف ایف سی او سے براہ راست خرید کر حکومت کو فراہم کی جارہی تھیں، لیکن کارپوریشن نے 2024-25 کے لیے 38 لاکھ بوتلوں کی سپلائی کے لیے ٹینڈر جاری کیا، جو حیران کن اور مشکوک ہے۔ ٹینڈر کی شرائط کے مطابق یہ ٹینڈر صرف ان پروڈیوسرز کے لیے تھا جن کا کاروبار 50 کروڑ روپے تھا، لیکن شرط میں نرمی کر کے صرف 1 کروڑ روپے کا کاروبار رکھنے والوں کو بھی اہل قرار دے دیا گیا اور پروڈیوسر/ وینڈر/ پروڈیوسر کا مجاز نمائندہ جیسی ترمیمات کی گئیں۔ ٹینڈر کے مطابق صرف وہ کمپنیاں ٹینڈر کے لیے اہل سمجھی جائیں گی جن کے پاس 'کرشی آیوکت' پونے سے حاصل کردہ فروخت کا لائسنس ہوگا، مگر پالیوال اور دیگر سپلائرز کے پاس یہ لائسنس موجود نہیں تھا۔ اس کے باوجود انہیں اہل قرار دیا گیا۔ نینو ڈی اے پی کے ٹینڈر میں صرف ایک بولی دہندہ (پالیوال) نے حصہ لیا، جسے بلا مقابلہ کامیاب قرار دے کر سپلائی آرڈر جاری کیا گیا۔ نینو یوریا کے معاملے میں کم ترین بولی دہندہ (L1) ہونے کے باوجود 'رے نینو سائنس' کو آرڈر نہیں دیا گیا، بلکہ اسی کے نرخ پر پالیوال کو سپلائی کا موقع فراہم کیا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ کسی بھی دوسرے بولی دہندہ نے اس دھاندلی کے خلاف کوئی شکایت نہیں کی، جس سے واضح ہوتا ہے کہ تمام سپلائرز نے افسران کی ملی بھگت سے اس گھوٹالے کو عملی جامہ پہنایا۔ M نانا پٹولے نے مطالبہ کیا کہ اس گھوٹالے میں ملوث 'مہاراشٹر ایگریکلچر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن' کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر منگیش گونداولے، جنرل منیجر (اکاؤنٹس و فائنانس) سوجت پاٹل اور ڈپٹی جنرل منیجر (فرٹیلائزرز) مہندر دھاندے کی مکمل تحقیقات کی جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب ریاست میں کسان روزانہ خودکشیاں کر رہے ہیں، تب حکومت کسانوں کے نام پر کرپشن کرنے میں مصروف ہے۔ ایسے بدعنوان افسران اور وزراء کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے، تاکہ مستقبل میں کسانوں کے مفادات کے ساتھ کھلواڑ نہ کیا جاسکے۔

بھارت اے آئی ایکشن سمٹ میں گلوبل ساوتھ کے خدشات کو اجاگر کرے گا

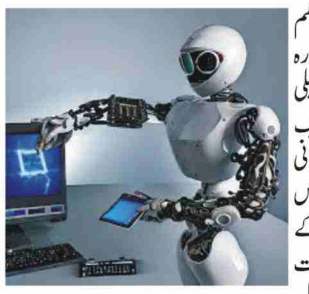

پیرس۔ 9 فروری۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی 10 فروری سے فرانس کا دورہ کرنے والے ہیں، جہاں وہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) ایکشن سمٹ کی شریک صدارت کریں گے۔ فرانس میں ہندوستانی سفیر سنجیو سنگلا نے اتوار کو کہا کہ ہندوستان اس تقریب کے دوران گلوبل ساو?تھ کے خدشات کو سامنے لائے گا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، سنگلا نے کہا کہ ہندوستان گلوبل ساو?تھ کے مسائل جیسے کہ اے آئی ٹولز کو محفوظ اور قابل بھروسہ بنائے گا۔ "اس دورے کی اہمیت یہ ہے کہ ہندوستان عالمی جنوب کی طرف سے ان خدشات کو سامنے لائے گا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اے آئی ٹولز محفوظ ہوں، قابل اعتماد ہوں، محفوظ ہوں، کہ کسی خاص جغرافیہ یا کارپوریٹ سیکٹر کے کسی خاص سیٹ میں ان ٹولز کا کوئی ارتکاز نہیں ہونا چاہیے، اور یہ کہ ایک مساوی رسائی ہونی چاہیے جب تک کہ ٹیکنالوجی کی ترقی کی جائے۔ اے آئی میں ہندوستان کے کردار پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، ہندوستانی ایلچی نے عوامی بھلائی کے طور پر ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر تیار کرنے میں ملک کی مہارت کو اجاگر کیا۔ سنگلا نے کہا، "جب ہندوستان AI کی بات کرتا ہے تو ان دو چیزوں میں سے ایک ہے جو ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کو عوامی بھلائی کے طور پر تیار کرنے میں اس کی مہارت ہے اور یہی ہندوستان کی طاقت ہے، ہمارے پاس اسے تیار کرنے اور اسے استعمال کرنے کی کئی مثالیں ہیں، اور یہ وہ چیز ہے جسے ہم باقی دنیا کو پیش کر سکتے ہیں۔ ہند۔ فرانسیسی تعلقات پر، سنگلا نے دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کی گہرائی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور فرانس کے درمیان گہری اسٹریٹجک شراکت داری ہے۔ یہ 25 سال سے زیادہ عرصے سے ہے۔ ہمارے پاس وزیر اعظم مودی دو سال پہلے باسٹیل ڈے پر مہمان خصوصی تھے، اور پھر صدر میکرون گزشتہ سال ہمارے یوم جمہوریہ کے مہمان خصوصی تھے۔ اگلے سال، ہم اختراع کا سال منا رہے ہیں، اور توقع ہے کہ صدر میکرون وہاں ہوں گے۔ اس لیے ہم نے ایک گہری پارٹنرشپ کے طور پر اسٹرائٹیجک پارٹنرشپ کا حصہ بنایا ہے۔ "ہم نے اگلے 25 سالوں کے لیے روڈ میپ بنایا ہے اور اس روڈ میپ کے ایک حصے کے طور پر ہمارے ارد گرد رونما ہونے والی جغرافیائی سیاسی تبدیلیوں پر بہت گہرا اور گہرا مکالمہ ہے، اور AI، ان اہم پیش رفتوں میں سے ایک کے طور پر، بحث کا موضوع ہے۔

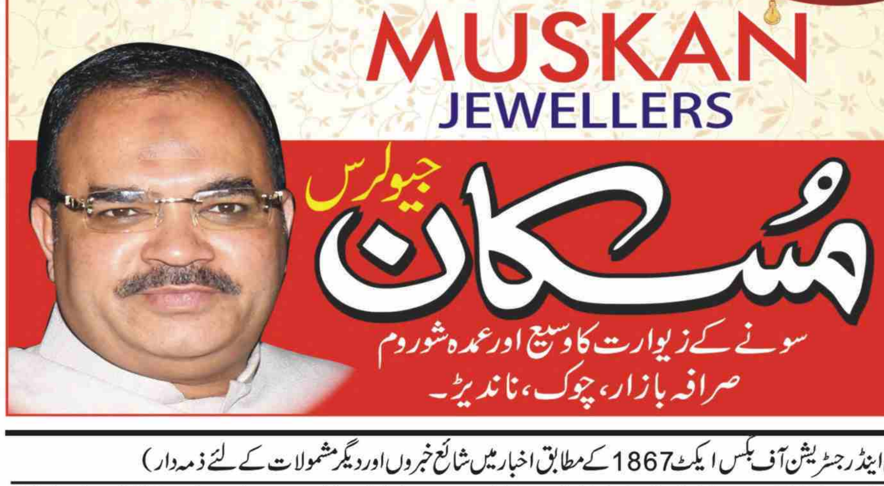

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔